آپ مسلمانون کا دس ہزار سے زیادہ روپیہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت مین اور قبولیت دعاؤن کی طمع دیکر خورد برد کر چکے ہین۔ اور کتاب براہین ہنور در بطن شاعر کا مصداق ہے۔ اور قبولیت دعاونکی امید وار آپ کے مونہ کو دیکھ رہے ہین کیا ہمدردی ورحم اسی کا نام ہے؟۔

جب مجھے آپ سے اپکے امکانی ولی ہونے کی نظر سے حسن ظنی تہی۔ تو مین نے آپ سے بارہا التجا کی کہ مجھے آپ اپنے پاس ٹھہراکر رحمت وبرکت کے آثار دکھائین آپنے کبھی ہان نہ کی۔ ایکدفعہ مینے آپکو یہ بھی کہا تھا۔ کہ آپ کے مخالف ومنکر اچھے رہے۔ کہ آپ اُنکو نشان آسمانی دکھانے کے لئے انعام کے وعدہ پر بلاتے ہین۔ ہم موافقین کو بلا وعدۂ انعام بھی نہین بلاتے تو آپ ہنس کر چپ ہو گئے۔ پھر جب آپ نے مسیح ہونے کا دعوی کیا تو مینے اپنا خلاف ظاہر کرکے آپ کے پاس آنا اور دوستانہ پرایویٹ گفتگو کرنا چاہا تو آپ بلانے کا وعدہ دیتے دیتے لودہانہ مین جا براجے اور وہان جاکر مخاصمانہ بحث کا اکھاڑہ جماکر ناجائز اور بحث کو ٹلانے کی شروط سے پناہ گزین ہوئے۔ پھر جب بمقام لودہانہ آپکے گھر پر پہنچ کر آپکو گفتگو پر مجبور کیا۔ تو آپنے اس باامن گفتگو کو ناتمام چھوڑ کر پھر مخاصمانہ اکھاڑہ جمانے کا اہتمام کیا۔ اور دہلی۔ پٹیالہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ وغیرہ مین مخاصمانہ بحث کا علم بلند کیا۔ اور پھر بحث سے گریز کرکے انواع اتہام واکاذیب کا اشتہار کیا اور اسی اثنا مین فیصلہ آسمانی لکھ مارا۔ جسمین کوئی دقیقہ بیرحمی وبدگوئی کا فروگذاشت نہ کیا۔ اس بیرحمی ونفسانی کارروائیون کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ مسلمانون کی جماعت مین تفرقہ پڑ گیا۔ بہائی بہائی سے اور دوست دوست سے الگ ہو گیا۔ کیا رحمت وہمدردی کا یہی اثر ہے۔

آپ مین رحمت وہمدردی کا شمہ اثر بھی ہوتا۔ تو جسوقت مینے اپنا خلاف

آپ کے دعوے سیحائی سے ظاہر کیا تھا۔ آپ فوراً مجھے اپنی جگہ بلاتے یا غریب خانہ پر قدم رنجہ فرماتے (جیسا کہ پہلے بھی آپ سے وقوع مین آتا رہا۔ اور کم سے کم تین دفعہ آپ نے غریب خانہ مین قدم رنجہ فرماکر رابطہ اتحاد ظاہر کیا تھا) اور اس صورت سے اپنے دعوے جدیدہ کو ثابت کر دکھاتے۔ اَب جو اپنے یہ خط ارسال فرمایا ہے۔ یہ بھی آپکی خودغرضی اور نیت فساد سے خالی نہین۔ اسمین خودغرضی یہ ہے۔ کہ آپ کے مرید آپ کو نیک نیت اور اپنے دعوی مین ثابت قدم اور مقابلہ مخالفین کے لئے مستعد سمجھین۔ نیت فساد کی یہ ہے۔ کہ جانب ثانی سے جواب ترکی بترکی ملے تو اس سے بٹالہ کی مسلمانون مین پھوٹ پڑے۔ یہ آپکے دعوے الہام وراست بازی خیرخواہی ورحمت کا جواب ہے۔ اَب مین آپ کی اس درخواست کا کہ "خاکسار آپ کے اور آپ کے تابعین کے الہامات ومنامات سے دُرکر آپ کے پاس پہنچے اور آپکا مطیع ہوجاوے یا آپ کو اُن ڈرانے والے الہامات ومنامات کی اشاعت کی اجازت دے" جواب دیتا ہون۔

آپکا خاکسار کو اپنے پاس بُلانا۔ اگر اس غرض سے ہے کہ مین آپ کے عقائد باطلہ کی نسبت آپ سے کچھ دریافت کرون۔ تو اس نظر سے آنا فضول ہے۔ ہم مسلمانون کو آپ کے عقائد باطلہ کے بطلان مین اَب کوئی شک نہین ہی لہذا اسمین کچھ دریافت کرنے کی کوئی ضرورت وحاجت باقی نہین۔

ہان آپ کو کچھ شک واشتباہ ہو۔ تو آپ جبوقت چاہین حسب عادت قدیم غریب خانہ پر تشریف لاوین۔ دستور قدیم کے موافق آپ کی مدارات ہوگی۔ اور آپ کی تسلی کیجاوے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔

اور اگر خاکسار کو اپنے پاس بلانا اس غرض سے ہے۔ کہ آپ مجھے نشان

آسمانی دکھائین گے تو اس نظر سے آنا نہ صرف بیفائدہ ہے بلکہ گناہ اور موجب نقصان ہے۔ جس شخص کے عقائد اسلام اور سابق ادیان کے مخالف ہون۔ اس سے نشان آسمانی کا متوقع ہونا مومن کا کام نہین۔ اور اگر وہ کچھ چالاکی اور شعبدہ بازی سے بذریعہ مسمریزم وغیرہ دکھا بھی دے تو اس پر اعتماد کرنا مخالف اسلام ہے اسبات کو آپ بھی اپنی کتابون مین تسلیم کر چکے ہین۔ ہان اس غرض سے میرا وہان پہنچنا جائز بلکہ موجب ثواب ہے۔ کہ مین وہان پہنچکر آپکا عجز اظہار نشان آسمانی سے لوگون پر ظاہر کرون اور مسلمانون پر آپکا جھوٹ اور فریب کھولون۔ کیونکہ میرے خیال مین۔ آپ کو مسمریزم وغیرہ مین بھی دخل نہین اور آپ کے پاس جو ہتھیار دوام تزویر ہے وہ صرف زبان کی چالاکی اور فقرہ بندی ہے۔ لیکن مجھے اسصورت مین بھی قادیان پہنچنے مین یہ اندیشہ ہے۔ کہ آپ میری جان کو نقصان پہچانے مین کوشش کرین گے اور اس سے اپنے اس الہام کو کہ یہ شخص باون برس کا ہو کر فوت ہو جائیگا جسکو آپ کے حواری اور اُن کے دوست*

وغیرہ آپسمین پھیلا رہے ہین سچا کر دکھائین گے"۔ (گو واقع مین وہ کبھی سچا نہین ہو سکتا کیونکہ مین باون برس عمر کے پورے کر چکا ہون ۷، محرم ۱۳۵۶ھ میری پیدایش ۱۳۰۴ھ ہے اور اب ۱۳۵۶ھ گذر رہا ہے) اور کم سے کم یہ کہ میری آبروریزی کی تدبیر کرین گے۔ پس اگر آپ میری اس غرض کو پیش نظر رکھکر مجھ اپنے پاس بُلانا چاہتے ہین تو میرے اس اندیشہ کو ایک باضابطہ تحریر سے جو عدالت مین رجسٹر ہوا اٹھاوین۔ آپ نے اس تحریر ذمہ واری کو منظور کیا تو اُسکا مسودہ آپ کے پاس بھیجا جاوے گا۔ اس صورت مین یہ خاکسار قادیان مین حاضر ہوگا اور جو کام آپ کی خدمت گذاری کا یہان کرتا ہو وہان بیٹھکر کریگا۔

---

* اصل خطمین نام بتائے گئے ہین۔ اس نقل مین اسلئے کاٹ دئے گئے ہین کہ وہ لوگ منکر ہو گئے ہین اور بہکو اسوقت بجز کادیانی کسی سے بحث منظور نہین۔

درصورت عدم منظوری شرط مذکور مین قادیان مین نہین آسکتا۔ اسصورت
مین جو آپنے اپنے اور اپنے تابعین کے الہامات وسنامات کی جو میری نسبت
ہوئے ہین اشاعت کی اجازت چاہی ہے اس سے مجھے تعجب آیا اور یقین ہوا
کہ آپ دعوئ الہام مین کذّاب ہین۔ خدا کے الہام کی اشاعت وتبلیغ کے لئے
اورون کی اجازت کے کیا معنے؟ ۔ اول تو جو الہام کسی نبی یا ولی کو کسی شخص کے
ڈرانے کے لئے ہوتا ہے اسکی اشاعت وتبلیغ اس الہام کا عین مدعا ہوتا ہے۔
اور اگر آپکا ملہم آپکو ایسے الہام کرتا ہے جسکی اشاعت تا نظر ثانی اور حکم ثانی
جائز نہین ہوتے تو آپ اپنے ملہم ہی سے کیون نہین پوچھ لیتے کہ مین اس
الہام کو شائع کرون یا نہ کرون۔ اور اگر کرونگا تو کسی قانون کے شکنجہ مین
تو نہ پھنسایا جاؤنگا۔ آپکی اس اجازت چاہنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ
الہام کی آڑ مین مجھے گالیان دینا چاہتے ہین۔ اور ایسے الفاظ لکھنے درشتہ
کرنے کا ارادہ رکھتے ہین جن سے میری حیثیت عرفی کا ازالہ ہو۔ اور میری
اور میرے عزیزون اور اقارب کی دلشکنی ہو۔ اور انکو رنج پہنچے (چنانچہ پہلے
بھی آپنے اس قسم کے الفاظ والہام میری نسبت شائع کئے ہین) وسعہذا آپ
قانونی گرفت کا بھی اندیشہ رکھتے ہین اور حکام وقت کو اپنے ملہم کی
نسبت زبردست سمجھتے ہین لہذا مین ایسے الہام کی نسبت اشاعت کی اجازت
عام نہین دے سکتا۔ ہان اسطور کی اجازت دینے سے مین کبھی نہین سکتا
کہ آپ اپنے اور اپنے تابعین کے الہامات کو جہانتک کہ قانون اُنکی اشاعت
کی اجازت دیتا ہے شائع کرین اور اپنے کمزور وڈرپوک ملہم کو (جو یقیناً
خدا تعالیٰ نہین بلکہ معلم* الملکوت ہے) حکام وقت سے مغلوب سمجھکر اُس کی
حکم کی تعمیل کو حکام وقت قانون کی تابع رکھین۔ اسکا اپنے خلاف کیا تو

* معلم الملکوت شیطان کو کہتے ہین۔

آپکو کورٹ مین پھر کسی اور آرامگاہ مین آنا پڑے گا۔ آپ کے پچھلے الہامات و واقعات بھی میری نگاہ مین ہین اور انکی نسبت تدارک کا ارادہ بھی ہنوز ملتوی نہین ہؤا۔ مین یہ کہنا بھی نامناسب نہین سمجھتا۔ کہ اگر آپ خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف رکھتے ہین اور خدا تعالیٰ سے مجملات کی تفصیل پوچھ سکتے ہین۔ اور مہذا بنی نوع سے ہمدردی رکھتے ہین (جیسا کہ آپنے اپنے خط مین دعوے کیا ہے) تو بجاے مجھے دھمکانے اور ڈرانے کے آپ میری نسبت خدا تعالےٰ سے پہلے یہ دریافت کرین کہ جو مُنذر الہام آپ کو اس شخص کی نسبت ہؤا ہے وہ مبرم و قطعی الوقوع ہے یا اس کا وقوع معلق ہے اور جو ڈر یا عذاب اسمین بیان کیا گیا ہے وہ درصورت اس کی تابع ہو جانے کے اس شخص سے اٹھ سکتا ہے۔

پس اگر خدا تعالےٰ آپ کو یہ بتا دے کہ وہ مبرم نہین معلق ہے تو آپ خدا کی جناب مین دعا کرین کہ وہ مجھے آپ کی شناخت کی توفیق دے اور آپ کا تابع کر دے۔ اور مجھ سے وہ عذاب اُٹھا لے اور اس امر مین آپنے دریاے رحمت کو جوش مین لاوین اور اُس نبی رحیم کی سنت پر عمل کرین جسکو اُسکی قوم نے مار کر خون آلودہ کر دیا تھا۔ اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتا اور یہ کہتا تھا۔ اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سُنت پر عمل کرین۔ کہ جب آپ کے پاس ملک الجبال نے حاضر ہو کر کہا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اسلئے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ کہ اگر آپ چاہین تو مین آپ کے منکرون اور مخالفون کو پہاڑ کے نیچے کچل دون۔ تو آپنے فرمایا مین یہ نہین چاہتا۔ اور مین امید کرتا ہون کہ اُن کی پشتون سے ایسے لوگ پیدا ہون گے جو خدا کی توحید پکارین گے۔ اور اگر خدا تعالےٰ آپکو یہ خبر دے کہ یہ الہام مبرم و قطعی الوقوع ہے۔ تو پھر آپ میری دعوت سے دست بردار ہون۔ اور اپنے تابعین کو وہ الہام

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

سنا کر آپنے اپنی نبوت و ولایت ثابت کرین۔ اس صورت مین مجھے دعوت کرنا فضول ہے۔ کیونکہ قطعی وعدہ عذاب کے بعد کسی نبی نے دعوت نہین کی۔ اور اگر آپ اپنی اس دھمکی پر مصر رہے تو طالب حق اور منصف جان لینگے کہ آپ اس دعوت و انذار مین فریب کرتے ہین اور جھوٹے ہین۔

مین اخیر مین یہ بھی کہتا اور آپکو اطلاع دیتا ہون کہ اگر مین آپکی مخالفت مین نیک نیت اور حق پر ہون اور دین اسلام کی حمایت کر رہا ہون۔ اور نفسانیت و نفاست کو اسمین دخل نہین دیتا تو خدا تعالےٰ میری مدد کرے گا اور آپکو ہدایت کرکے تابع حق و دین اسلام کرے گا ورنہ سخت عذاب مین مبتلا کرکے ہلاک کرے گا۔ اور اگر میری نیت مین فساد ہے تو خدا مجھے اسکا بدلہ خود دیگا آپکا ڈرانا اور دھمکانا عبث و فضول ہے۔ خصوصًا ایسی حالت مین۔ کہ مین آپ کو کذاب جانتا ہون اور اس اعتقاد کو اپنے اسلام کا جز سمجھتا ہون۔ لہذا بہتر ہے۔ کہ آپ ان گیدڑ بھبکیون سے باز آئین اور حق کی تابع ہوجائین آیندہ اختیار ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔ الراقم ابوسعید محمد حسین یکم جنوری ۹۳ء

اسکا جواب منجانب کادیانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفےٰ۔ اما بعد آپکا رجسٹری شدہ خط ۴ جنوری ۹۳ء کو مجکو ملا اگرچہ آپکا یہ خط جو کذب اور تہمت اور بیجا افتراؤن کا ایک مجموعہ ہے۔ اس لائق نہین تھا۔ کہ مین اسکا کچھ جواب لکھتا فقط اعراض کافی تھا۔ لیکن چونکہ آپنے اپنے خط کی صفحہ ۲۔ اور تیسرے مین اس عاجز کی تین پیشگوئیون کا ذکر کرکے بالآخر اُس تیسری پیشگوئی پر حصر کرکے یا ہی جو نور افشان ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء اور نیز میری اشتہار مشتہرہ ۱۰ جولای ۱۸۸۸ء مین مندرج ہے اور آپنے اقرار کیا ہے کہ اگر اس الہام کا سچا ہونا ثابت ہوجائے تو مین ایکو ملہم مان لونگا اور یہ سمجھونگا کہ مینے آپکے عقائد و تعلیمات کو مخالف حق اور آپکو بداخلاق اور گمراہ سمجھنے مین غلطی کی

سلسلہ بیعت
مرزا صاحب کی بیعت
مصداق پیشگوئی
اس پیشگوئی کی
پیشگوئی کا اخبار مین
پیشگوئی کا اخبار مین
پیشگوئی کا اخبار مین
اصل پیشگوئی کا مضمون
سلسلہ و مین
ملاحظہ ہو

اسلئے اس عاجز نے پہر آپکی حالت پر رحم کرکے آپکو اس الہامی پیشگوئی کی ثبوت کیطرف توجہ دلانا مناسب سمجھا۔ وہ پیشگوئی جیسا کہ آپ خود اپنے خط مین بیان کر چکے ہین یہی تہی کہ اگر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری اپنی بیٹی اس عاجز کو نہ دیوے اور کسی اور سے نکاح کر دیوے تو روز نکاح سے تین برس کے عرصہ کے اندر فوت ہو جائیگا۔ اس پیشگوئی کی یہ بنیاد نہین تھی۔ کہ خواہ نخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تہی بلکہ یہ بنیاد تھی کہ یہ فریق مخالف جنمین سے مرزا احمد بیگ بہی ایک تھا اس عاجز کے قریبی رشتہ دار۔ مگر دین کے سخت مخالف تھے اور ایک انمین سے عداوت مین اسقدر بڑہا ہوا تھا کہ اللہ جلشانہ اور رسول صلعم کو علانیہ گالیان دیتا تھا اور اپنا مذہب یہ رکھتا تھا اور نشانونکے طلب کے لئے ایک اشتہار بھی جاری کر چکا تہا اور یہ سب مجکو مکار خیال کرتے تھے۔ اور نشان مانگتے تھے اور صوم اور صلوٰۃ اور عقائد اسلام پر ٹہٹہا کیا کرتے تہے۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اپنی حجت پوری کرے۔ سو ایسے نشان دکھلانیمین وہ پہلو اختیار کیا جسکا ان تمام بیدین قرابتیون پر اثر پڑتا تھا خدا ترس آدمی سمجھ سکتا ہے کہ موت اور حیات انسان کے اختیار مین نہین اور ایسی پیشگوئی جسمین ایک شخص کیموت کو اسکی بیٹی کے نکاح کے ساتھ جو غیر سے ہو وابستہ کر دیا گیا۔ اور موت کی حد مقرر کر دی گئی انسان کا کام نہین ہے۔ چونکہ یہ الہامی پیشگوئی صاف بیان کر رہی تھی کہ میرزا احمد بیگ کی موت اور حیات اسکی لڑکی کے نکاح سے وابستہ ہے۔ اس لئے یا پانچ برس تک یعنے جب تک اس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح نکیا گیا مرزا احمد بیگ زندہ رہا اور پھرے۔ اپریل ۱۸۹۲ء احمد بیگ نے اس لڑکی کا ایک جگہ نکاح کر دیا اور بموجب پیشگوئی کے تین برس کے اندر یعنے نکاح سے چوتھے مہینے مین جو ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء تھی فوت ہو گیا۔ اور اسی شہار مین یہ بہی لکہا تھا کہ اگرچہ روز نکاح سے موت کی تاریخ تین برس تک بتلائی گئی ہے مگر دوسرے کشف سے معلوم ہوا کہ یہ بہت عرصہ نہین گذریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نکاح اور موت مین صرف چار مہینے بلکہ اس سے بہی کم فاصلہ رہا۔ یعنے جیسا کہ مین لکھ

چکا ہون کہ ۷۔ اپریل ۱۸۸۴ء مین نکاح ہوا اور ۱۳ ستمبر ۱۸۸۴ء کو میرزا احمد بیگ اس جہان فانی سے رخصت ہوگیا۔ اب ذرا خدا تعالےٰ سے ڈرکر کہین کہ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی یا نہین اور اگر آپکے دل کو یہ دھڑکا ہو کہ کیونکر یقین ہو کہ یہ الہامی پیشگوئی ہے کیونکہ جائز نہین کہ دوسری وسائل نجوم و رمل وجفر وغیرہ سے ہے۔ تو اسکا یہ جواب ہے کہ منجملہ ان کی اسطور کی پیشگوئی نہین ہوا کرتی جسمین اپنے ذاتی فائدہ کے لحاظ سے اسطور کی شرطین ہون۔ کہ اگر فلان شخص ہمین بیٹی دی تو زندہ رہیگا ورنہ نکاح کے بعد تین برس تک بلکہ بہت جلد مرجائیگا۔ اگر دنیا مین کسی منجم یا رمال کی اس قسم کی پیشگوئی ظہور مین آئی ہے۔ تو وہ اُس کی ثبوت کے ساتھ پیش کرین علاوہ اسکے اس پیشگوئی کے ساتھ اشتہار مین ایک دعویٰ پیش کیا گیا ہے یعنے یہ کہ مین خدا تعالیٰ کیطرف سے آیا ہون اور مکالمہ الہیہ سے مشرف ہون اور مامور من اللہ ہون۔ اور میری صداقت کی نشانی یہ پیشگوئی ہے۔ اب آپ اگر کچھ بھی اللہ جلشانہ کا خوف رکھتے ہین تو سمجھ سکتے ہین کہ ایسی پیشگوئی جو منجانب اللہ ہونے کے لئے بطور ثبوت کے پیش کی گئی ہے اُسحالت مین سچی ہوسکتی تھی کہ جب درحقیقت یہ عاجز منجانب اللہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ ایک مفتری کی پیشگوئی کو جو ایک جھوٹے دعوے کے لئے بطور شاہد صدق بیان کی گئی ہرگز سچی نہین کرسکتا وجہ یہ کہ اسمین خلق اللہ کو دھوکا لگتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ خود مدعی صادق کے لئے یہ علامت قرار دیکر فرماتا ہے۔ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم۔ اور فرماتا ہے۔ ولا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ رسول کا لفظ عام ہے جسمین رسول اور نبی اور محدث داخل ہین۔ پس اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کے لئے ایک مسلمان کے لئے یہ دلیل کافی ہے جو منجانب اللہ ہونے کے دعوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسکو سچا کرکے دکھلایا اور اگر آپکے نزدیک یہ ممکن ہو کہ ایک شخص دراصل مفتری ہو اور سراسر دروغ گوئی سے کہے کہ مین خلیفۃ اللہ اور مامور

من اللہ اور مجدد وقت اور مسیح موعود ہون اور میرے صدق کا نشان یہ ہو کہ اگر فلان شخص مجھے اپنی بیٹی نہین دیگا اور کسی دوسرے سے نکاح کر دیگا تو نکاح کے بعد تین برس تک بلکہ اس سے بھی بہت قریب فوت ہو جائیگا۔ اور پھر ایسا ہی واقعہ ہو جائے تو یہ ایک خدا اس کی نظیر پیش کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ مرنے کے بعد اس انکار اور تکذیب اور تکفیر سے پوچھے جاؤ گے خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے۔ کہ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ سو جگر دیکھو کہ اس کے یہی معنے ہین کہ جو اپنے دعوی مین کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہین ہوتی۔ شیخ صاحب۔ اب وقت ہے سمجھ جاؤ اور اس دن سے ڈرو جسدن کوئی شیخی پیش نہین جائیگی اور اگر کوئی نجومی یا رمّال یا جفری اس عاجز کی طرح دعوی کر کے کوئی پیشگوئی دکھلا سکتا ہے تو اس کی نظیر پیش کرو اور چند اخبارون مین چھپوا دو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہین کر سکو گے اور ایسا نجومی ہلاک ہوگا۔ خدا تعالیٰ تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بناتا تو اسکی رگ جان قطع کیجاتی پھر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگ جان قطع کرنے کے اللہ جلشانہ اس عاجز کو جو اپکی نظر مین کافر مفتری دجال کذاب ہے دشمنون کے مقابل پر یہ عزت دے کہ تا دعوی مین پیشگوئی پوری کرے کبھی دنیا مین یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالیٰ نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس سے خدا تعالیٰ پر یہ افترا کر رہا ہو کہ اسکی وحی ولایت اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسکی رگ جان نہ کاٹے بلکہ اوسکی پیشگوئیون کو پورا کر کے آپ جیسے دشمنون کو منفعل اور نادم اور لاجواب کرے اور آپ کی کوششون کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی تکفیر سے پہلے تو کل ۷۵ آدمی سالانہ جلسہ مین شریک ہون اور بعد آپ کی تکفیر اور جان کاہی اور لوگون کے روکنے کے تین سو ۳۲۷ ستائیس احباب اور مخلص جلسہ اشاعت حق مین دوڑے آوین اب اس سے زیادہ کیا لکھون مین اس خط کو انشاء اللہ چھاپ کر شائع کر دون گا اور مجھے ہمیات کی

ضرورت نہین کہ اس الہامی پیشگوئی کی آزمایش کے لئے بٹالہ مین کوئی مجلس مقرر کرون۔ مناسب ہے کہ آپ بھی اپنے اشاعت السنۃ مین میرے اس خط کو شائع کردین اور یہ بات بھی ساتھ لکھدین کہ آپ آنکو قبول کرنے مین کیا عذر ہے خود منصف لوگ دیکھ لین گے کہ وہ عذر صحیح یا غلط ہے۔ الراقم غلام احمد۔

مکرر یہ کہ اللہ جلشانہ خوب جانتا ہے کہ مین اپنے دعوی مین صادق ہون نہ مفتری ہون نہ دجال نہ کذاب۔ اس زمانہ مین کذاب اور دجال اور مفتری پہلے اس سے کچھ تھوڑے نہین تھے تا خدا تعالی صدی کے سرے پر بھی بجائے ایک مجدد کے جو اسکیطرف سے مبعوث ہو ایک دجال کو قائم کرکے اور بھی فتنہ اور فساد ڈال دیتا مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھین اور حقیقت کو دریافت نکرین اور تکفیر کیطرف دوڑین مین انکا کیا علاج کرون۔ مین اُس بیمار دار کیطرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم مین مبتلا ہوتا ہے۔ اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوہگین ہون اور دعا کرتا ہون کہ اے قادر ذوالجلال خدا اے ہادی و رہنما ان لوگون کی آنکھین کھول اور آپ انکو بصیرت بخش اور آپ انکے دلون کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہون کہ میری دعائین خطا نہین جائین گی۔ کیونکہ مین اسی کیطرف سے ہون اور اُسیطرف بلاتا ہون یہ سچ ہے کہ اگر مین اسکیطرف سے نہین ہون اور ایک مفتری ہون تو وہ بُرے عذاب سے مجکو ہلاک کرے گا کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عزت نہین دیتا کہ جو صادق کو دیتا ہے۔ مینے جو ایک پیشگوئی جسپر اپنے میرے صادق اور کاذب ہونیکا حصر کردیا آپ کیجدمت مین پیش کی ہے یہی میرا صدق اور کذب کی شناخت کے لئے ایک کافی شہادت ہے۔ کیونکہ ممکن نہین کہ خدا تعالی کذاب اور مفتری کی مدد کرے لیکن ساتھ اسکے مین یہ بھی کہتا ہون کہ اس پیشگوئی کے متعلق دو پیشگوئی اور بھی ہین جنکو مین ۱۰ جولای ۱۸۸۸ء مین شائع کرچکا ہون جنکا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالی اس عورت کو بیوہ

کرکے میری طرف رد کرے گا۔ اب انصاف سے دیکھین کہ نہ کوئی انسان اپنے حیات پر اعتماد کرسکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعوی کرسکتا ہے کہ وہ فلان وقت تک زندہ رہیگا اور یا فلان وقت تک مرجائیگا۔ مگر میری اس پیشگوئی مین نہ ایک بلکہ چھ دعوی ہین اوّل نکاح کیوقت تک میرا زندہ رہنا اور پھر نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا اور پھر نکاح کے بعد اُس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا۔ جو تین برس تک نہین ہو پہنچے گا۔ پھر اسکے خاوند کا اڑھائی برس کی عرصہ تک مرجانا۔ پھر اُسوقت تک کہ مین اُس سے نکاح کرون اُس لڑکی کا زندہ رہے۔ پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسمون کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اسکے اقارب کی میرے نکاح مین آجانا۔ اب آپ ایمانا کہین کہ کیا یہ باتین انسان کے اختیار مین ہین اور ذرہ اپنے دلکو تھام کر سوچ لین کہ کیا ایسی پیشگوئی اُسکی سچی ہوجانے کیحالت مین انسان کا فعل ہوسکتا ہے پھر اگر اس پیشگوئی پر جو لڑکی کے باپ کے متعلق ہے جو ۲۷ ستمبر ۹۲ء کو پوری ہوگئی آپکا دل نہین ٹھرتا تو آپ اشاعۃ السنہ مین ایک شہادت حسب اپنے اقرار کے دیدین کہ اگر یہ دوسری پیشگویان بھی پوری ہوگئین تو مین اپنے ظنون باطلہ سے توبہ کرونگا۔ اور دعوی مین سچا سمجھا جونگا اور ساتھ اسکے خدا تعالی سے ڈر کر یہ بھی اقرار کردین گے ایک تو اُنمین سے پوری ہوگئی اور اگر اس پیشگوئی کے پورا ہوجانیکا آپکے دل پر زیادہ اثر نہ ہو تو اسقدر تو ضرور چاہیئے کہ جب تک خیر ظاہر نہ ہو کف لسان اختیار کرین جب ایک پیشگوئی پوری ہوگئی تو اُسکی کچھ تو ہیبت آپکے دل پر جا ٹھہر آپ تو میری ہلاکت کی منتظر اور میری رسوائی کے دنون کی انتظار مین ہین اور خدا تعالی میری دعوی کی سچائی پر نشان ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ آپ ہی نمامین تو میرا آپ پر کیا زور ہے۔ لیکن یاد رکھین کہ انسان اپنے اوائل ایام انکار مین باعث کسی شتابہ کے معذور ٹھہر سکتا ہے نشان دیکھنے پر ہرگز معذور نہین ٹھہر سکتا۔ کیا یہ پیشگوئی جو پوری ہوگئی کوئی ایسا اتفاقی امر ہے جسکی خدا تعالی

مرکو یہی خبر نہین کہ انجام کیا ہوگا اور وہ کیا ہوا کی تا مجدد نہ ہو۔ یہ پیشگوئی اگلی دو پیشگوئیون کے لئے بطور معیار کے ہے اگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوتی یعنی قرآن کی تعلیم ہے ویسی تورات کی اگر آپ مین انصاف کا کچھ حصہ ہے اور تقوی کا کچھ ذرہ تو آپ دل مین سوچ لین کہ کیا یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے یا نہین اگر ہوگئی ہے تو آپ کے غضب سے بہت ڈرنے کا مقام ہے۔ اور اگر نہین ہوئی تو میرے غضب سے ڈرنے کا مقام ہے۔ ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم۔ والسلام علی من اتبع الھدی وما استکبر وعادانی۔ (الراقم عاجز غلام احمد

لاہور ۹ جنوری

اس کا جواب منجانب خاکسار

سنہ ۱۸۹۳ عیسوی

مرزا غلام احمد صاحب کادیانی خدا آپکو ہدایت کرے اور راہ راست پر لاوے۔

سلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ آپکا دوسرا خط بلا تاریخ مین نے ۷ جنوری سنہ ۱۸۹۳ء کو بٹالہ مین روانگی لاہور کے وقت وصول پایا۔ اس لئے مین اُسکا جواب بٹالہ سے نہین دے سکا اب دیتا ہون۔

اِس خط کے مطالعہ سے مجھے مسرت حاصل ہوئی اور امید ہوگئی کہ اب آپکے الہامات کی حقیقت کھلیگی۔ اور آپکے ملہم ہونے کی کیفیت جو مدت سے عوام پر مخفی و مشتبہ تھی کس و ناکس پر جو فہم و توفیق دیا گیا ہو۔ ظاہر ہو جاوے گی۔

اِس خط مین پھر آپ رحم و غمخواری کے مدعی ہوئے۔ اور اسکے مقابلہ مین خاکسار پر افترا پردازی کا دعوی قلم مین لائے ہین۔ آپ واقعی ملہم و غمخوار ہوتے تو میرے خط کے جواب مین صرف اپنی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی کا الہامی ہونا ثابت کرتے ان فضول دعاوی۔ رحم و غمخواری اور بیجا و ناحق تہمت افترا پردازی سے مشغول نہوتے۔ یہ چھیڑ چھاڑ بلا سود آپکے دعوٰی رحم و الہام و ہمدردی کی تکذیب کرتی ہے۔ آپکے دعوٰی رحم و ہمدردی کا مفصل جواب مین اپنے پہلے خط مین دے چکا ہون۔ اب آپ کیطرح اُسکا اعادہ نہین کرتا۔

بُہتانِ افترا پردازی کا جواب یہ ہے۔ کہ آپ میرے خط کی ایک بات کا خلاف واقعہ اور افترا ہونا ثابت کرین۔ کسی مجلس مین جسمین جانبین کے مساوی اشخاص ہون۔ اور تین منصف غیر طرفدار۔ اِسکا ثبوت پیش کرین۔ یہ جرأت نہو سکے (اور ہرگز نہوگی یہہ پیشگوئی بھی اپنی پیشگویون کے حاشیہ پر لکھ رکھین) تو بذریعہ تحریر اِسکا ثبوت دین جسکو تین منصف مُسلّم الفریقین غلبۂ راے سے مان لین۔ تو مین صرف اسی ایک امر سے آپکا حق پر ہونا۔ اور آپکے مقابلہ مین اپنا غلطی کرنا مان لونگا اور آئندہ آپکا مقابلہ چھوڑ دونگا۔

لو ایک ہی بات مین مدت کا جھگڑا طے ہوتا ہے۔ اور میدان آپکے ہاتھ آتا ہے۔ یہ نہو سکے تو آیندہ بے جا و ناحق تہمتون اور دروغ گوئی سے اپنے آپ کو روکین۔ جن سے آپ پر سوءظنی زیادہ بڑھتی ہے۔ اور آپکے دعوی الہام کی تکذیب ہوتی ہے۔

کادیانی صاحب! مین سچ کہتا ہون اور اسپر خدا تعالےٰ کی قسم جس مضمون و عنوان کے ساتھ آپ چاہین کہانے حاضر و مستعد ہون کہ مجھے جسقدر آپ سے بدگمانی ہوئی ہے اسکا قوی سبب آپ کی دروغ گوئی و افترا پردازی و دہوکہ دہی۔ جس سے آپ کی کوئی تحریر خالی نہین۔ آپ اس بدگمانی کو دور کرانا چاہتے ہین۔ تو آیندہ اس کذب سے کف لسان اختیار کرین۔ مطلب کی بات کا جواب راستی دیا کرین۔

آپ کی پیشگوئی متعلقہ موت خسر فرضی کے الہامی ہونے کی نسبت جو مجھے عذر ہے اُسکا اظہار و بیان بحکم اصول مناظرہ و قانون عدالت و دیانت تب ہی مجھپر واجب ہوتا جب آپکی طرف سے اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کا بپابندی اصول مناظرہ و قانون عدالت و دیانت ثبوت گذرتا۔ مگر ہنوز آپ سے یہ امر وقوع مین نہین آیا۔ تو پھر اس عذر کے پوچھنے کا آپکو کیا استحقاق ہے۔

آپنے اس خط مین یہ دعوے کیا ہے۔ کہ مینے نہ اپنی نفسانی طمع اور نکاح کی ذاتی غرض سے بلکہ دین اسلام کی حقانیت اسکے منکرون اور مخالفون پر (جو میری برادری اور قرابتیون مین سے تھے اور وہ مجھسے آسمانی نشان طلب کرتے تھے)۔ ظاہر کرنے کی غرض سے یہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر مرزا* ہوشیارپوری اپنی بیٹی اس عاجز کو ندیگا کسی اور سے اسکا نکاح کریگا۔ تو روز نکاح سے تین برس کے عرصہ مین وہ فوت ہو جائے گا۔ ان تین برس مین گو تاریخ موت نہین بتائی گئی۔ مگر دوسری کشف سے معلوم ہوا کہ کچھ بہت عرصہ نہین گذرے گا۔ اور اڈہائی برس کے عرصہ تک اسکا شوہر فوت ہو جائیگا۔ اور وہ لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح مین آئیگی۔ اور یہ سب باتین اشتہار

* انکا نام کادیانی کی کلام مین بصفحہ ۱۶ منقول ہے ہمنے اپنی کلام مین ایک شریف آدمی کا ذکر بُری بیان مین مناسب نہ سمجھا۔

وہم جولائے ۱۸۸۸ء مین درج ہوکر مشتہر ہوچکی ہین۔ اور اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کا یہ ثبوت دیا ہے کہ اس پیشگوئی کا ایک جز تو پورا ہوگیا ہے۔ کہ مرزا مذکور نے ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو اس لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کردیا۔ تو ہم مہینے سے کم عرصہ مین ۱۳ ستمبر ۱۸۹۲ء کو وہ فوت ہوگیا ہے۔ ایسی ہی باقی دو جزون (اس کے شوہر کے فوت ہونے۔ اور اُس لڑکی کے میرے نکاح مین آنے) کی امید ہے۔ پھر کہا ہے کہ یہ پیشگوئی دوسرے وسائل نجوم۔ رمل وجفر سے نہین ہوسکتی۔ کیونکہ منجمون کی پیشگوئی ایسی نہین ہوا کرتی جسمین ذاتی فائدہ کے لحاظ سے شرطین ہون (جیسا کہ مین نے شرط نکاح لگادی ہے۔) اور نہ وہ اس دعوی کے ساتھ ہوتی ہین۔ کہ مین ملہم اور خدا کیطرف سے مامور اور بھیجا گیا ہون۔ (جیسا کہ میرزا دعوی کیا ہے) اس دعوی کے ساتھ کبھی منجم یا رمال پیشگوئی کرے تو اسکا سچا ہونا ممکن نہین ہے۔ جسکی عقلی وجہ یہہ ہے۔ کہ اگر منجم جھوٹے مدعی الہام کی پیشگوئی سچی نکلے تو اسمین اور سچے نبی مین فرق نہین رہتا۔ اور لوگون کو صدق نبوت مین اشتباہ ہوجاتا ہے۔

اور نقلی دلائل وہ آیت ہے جسمین مومن آل فرعون کے اس قول کی حکایت ہے۔

وان یك صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین ولا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔	کہ اگر موسے سچا ہے۔ تو تمکو (اے فرعونیو!) ضرر وہ عذاب پہنچیگا جسکی وہ پیش گوئی کرچکا ہے۔ خدا تعالی جھوٹے زیادتی کرنے والے کو راہ نہین دکھاتا۔ یعنی اُسکی پیشگوئی کو پورا نہین کرتا۔ اور وہ آیہ جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ ایک قول بھی ازخود بناکر ہماری طرف

منسوب کرتا۔ تو ہم اُسکی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور وہ آیہ جسمین ارشاد ہے۔ خدا تعالی

اپنے غیب پر بجز رسول کسی کو مطلع نہین کرتا۔ رسول کا لفظ عام ہے جسمین رسول اور نبی اور محدث داخل ہین" ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جھوٹے مدعی الہام کی پیش گوئی پوری نہین ہوتی۔ اور اسکو غیب پر اطلاع نہین ہوتی۔ اور اسکی رگ جان کاٹی جاتی ہے۔ اور چونکہ مین گیارہ برس سے دعوی وحی والہام کرتا ہون اور ابتک مارا نہین گیا بلکہ دن بدن میری عزت وقبولیت لوگونمین بڑھتی جاتی ہے۔ میرے پچھلے جلسہ سالانہ مین صرف پچھتر آدمی شامل ہوئے تھے اور اس سال تین سو ستائیس مخلص واحباب آئے ہین اور میری پیش گویان سچی نکلتی ہین اس ثابت ہوتا ہے۔ کہ مین صاحب وحی والہام ہون اور میری پیش گوئی مذکور الصدر جو رمل ونجوم جفر سے وہ نہین ہوئی۔ اب آپ اس پیشگوئی کو الہامی مان لین اور اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ مین یہ اعتراف چھاپ دین۔ کہ ایک جز پیش گوئی متعلق موت خسر فرضی کادیانی پوری ہوگئی ہے۔ باقی دو جز (موت شوہر دختر مسمر مذکور وٹکاح ثانی آن دختر بکادیانی) پوری ہوگئین تو مین توبہ کرونگا۔ اس اعتراف کو آپنے رسالہ مین نہ چھاپا تو پھر آپ کے لئے غضب الٰہی جو آپکے غضب سے بڑھکر ہے تیار ہے۔ کیونکہ نشان دیکھنے کے بعد انسان معذور نہین ٹھہر سکتا" یہ آپکے دعوی اور اسکے ثبوت کا جسکو اپنے پراگندہ طور پر مکرر سہ کر رعبارات مین ادا کیا ہے۔ ضبط وشائستگی کے ساتھ خلاصہ ہے۔ اس باضبط وشایستہ پیرایہ مین اسکو اس لئے ادا کیا گیا ہے۔ کہ اسپر ضبط اور اسانی سے کچھ گفتگو ہو سکے۔

میرے نزدیک اور ہر ایک منصف حقیقت شناس سخن رس ناظر ومناظر کے نزدیک آپکا یہ ثبوت غیر مکمل وناکافی ہے اور کراس انگیز نمیش (استحان جرح) کا محتاج ہے۔ لہذا آپکے دعوی اور اسکے ثبوت مذکور پر چند سوالات جرح کئے جاتے ہین۔ انکا جواب اپنے کافی وشافی اور صافی دیا تو آپکا ثبوت مکمل سمجھا جائیگا۔ اور اسوقت آپکو اپنے دعوی

اور اُسکے دلائل کی صحت و تسلیم مین عذر پوچھنے کا استحقاق پیدا ہوگا۔

وہ سوالات یہ ہین۔

سوال اول اس پیشین گوئی سے جو غرض اپنے بیان کی ہے۔ اس غرض کا اظہار آپ نے کب کیا تھا درخواست نکاح کے وقت یا جب درخواست نامنظور ہوئی تب یہ غرض بنائی گئی۔ اشتہار(۲) متضمن پیشین گوئی مذکور اور اشتہار متضمن اظہار غرض مذکور ایک تاریخ کے ہین یا اشتہار پیشگوئی کی تاریخ آگے اور اشتہار متضمن اظہار غرض کی تاریخ پیچھے۔ ایسا ہی(۳) تو غرض و علت غائی کا جسکا وجود ذہن مین پہلے ہوتا ہے۔ اظہار پیچھے کیون ہوا۔؟

سوال دوم اگر آپ کی کسی تحریر سابق یا لاحق سے یہ ثابت ہو۔ کہ درخواست نکاح کے وقت آپنے معجزانہ اور مردانہ مقابلہ نہین کیا۔ بلکہ عاجزانہ و بزدلانہ خوشامد چاپلوسی اور مال کی طمع دہی سے کام لیا ہے۔ اور ۱۸۹۱ء تک (جسمین دوسرے شخص سے اس لڑکی کے نکاح کی تجویز ہوئی تھی) اس طمع دہی کو نہین چھوڑا۔ تو پھر آپ اس دعوی کو وودڑا کرینگے یعنی واپس لینگے۔ یا اسمین کوئی عذر پیش کرین گے۔ پیش کرنا ہو تو اسکو پہلے سے بیان کر دینا۔

سوال سوم اس اشتہار دھم جولائی ۱۸۸۸ء کو جسمین آپ نے یہ تینون پیشگوئیان درج کی ہین آپنے پبلک (عام لوگون) مین شائع کیا تھا؟ اور اسکا کیا ثبوت آپ دیسکتے ہین۔ یا اسکو چھاپ کر اپنے پاس رکھ چھوڑا۔ اور پرائیویٹ طور پر خاص خاص لوگون مین شائع کیا تھا؛ جیسا کہ آپ کے بعض اشتہارات کی نسبت یہ امر معلوم ہو چکا ہے۔

سوال چہارم۔ جو پیشگوئی کسی شخص کی بھی نکلے وہ بذاتہ و بانفرادہ۔ اُس شخص کے ملہم ہونے اور پیشین گوئی کے الہام ہونے پر دلیل ہو سکتی ہے۔ یا اُسکی صداقت کے علاوہ اُس شخص مین اور بھی شرائط ہونی ضرور ہین۔ جنسے اُسکا ملہم اور اُس کی پیشین گوئی کا الہام ہونا ثابت ہو۔؟

سوال پنجم۔ خواص حقیقت شناس لوگون نے انبیاء علیہم السلام کو جو انبیاء مانا ہے۔ تو صرف اُنکی کسی پیش گوئی کے سچا ہونے سے مانا ہے۔ یا اُنکو نبی ماننے مین اُنکے اخلاق دائمی اور مدت العمری راست بازی۔ رحمدلی۔ بے غرضی۔ عفت۔ عدالت۔ وغیرہ۔ اور اُن کی اعتقادات و تعلیمات کا بھی لحاظ کیا ہے۔

سوال ششم۔ نبیون کی سبھی پیشگوئی کا سچا ہونا ضروری ہے یا نہین۔ بلکہ بعض کا جھوٹا ہونا بھی ممکن یا واقعہ ہو چکا ہے؟ ظنی اور خیالی تعبیر سے سوال نہین اس واقعہ کی نسبت سوال ہے جسکی نبی نے قطعی طور پر خبر دی ہو۔ جواب(۲) مین شق نفی اختیار کرین تو ایسی پیشگوئی غیر صادق کی مثال نبی آخر الزمان کی پیشگوئی سے بحوالہ کتب اسلامی دین۔ کیونکہ اہل کتاب کی نقل و بیان پر اہل اسلام کو اعتماد نہین ہے۔

سوال ہفتم۔ جس شخص کی کوئی پیشگوئی سچی نکلے اور کوئی جھوٹی وہ سچی پیشگوئی مین ملہم ہو سکتا ہے؟

سوال ہشتم۔ ایسا شخص اگر اکثر جھوٹ بھی بولتا ہو۔ لوگون کے مال ناجائز ذریعہ سے مارتا ہو۔ ناجائز مال اجرت زنا وغیرہ کام مین لاتا ہون۔ ظلم۔ ایذا رسانی۔ بیرحمی بدخلقی و بدگوئی پر مصر ہو تو پھر بھی وہ اگر اُسکی کوئی پیشگوئی سچی نکل آوے اس سچی پیشگوئی مین ملہم۔ ولی۔ محدث۔ و مجدد اور خدا کا مخاطب ہو سکتا ہے؟

سوال نہم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور اُس سے پیشتر ایسے لوگ عرب مین موجود تھے جو کاہن کہلاتے تھے اور غیب دانی کے مدعی تھے۔ اور وہ بعض پیشگویون مین سچے نکلتے تھے یا نہین؟

جواب(۲) بشق نفی ہو۔ تو جن احادیث سے ایسے کاہنون کا وجود ثابت ہوتا ہے وہ موضوع ہین یا کچھ اور معنے رکھتے ہین۔ اور(۳) اگر جواب بشق اثبات ہو تو وہ لوگ ان سچی پیش گویون مین ملہم اور خدا کے مخاطب کہلا سکتے ہین؟

سوال دہم - ابن صیاد کاہن نے (جسکو آپ دجال سمجھتے ہین) آنحضرت کے دلمین چہپائی ہوئی بات کسیقدر معلوم کرلی تھی یا نہین -

جواب (۲) بشق اثبات ہو تو اسصورت مین وہ ملہم وصاحب وحی متصور ہوگا یا کچہ اور اور (۳) اگر بشق نفی ہو تو ان احادیث کی نسبت جنمین ابن صیاد کا بتایا ہوا لفظ دُخّ منقول ہے آپکا کیا خیال ہے - وہ موضوع ہین - یا اور کچہ معنے رکہتی ہین ؟

سوال یازدہم - اکثر زمانون اور ملکون مین نجومی - رمال - جفری - پنڈت جوتشی واقعات آیندہ موت وحیات بعض اشخاص کی نسبت پیشین گویان کرتے ہین - پنڈت لوگون کی جنم پتریان لکھتی ہین - نجومی زائچی لکھتے ہین جنمین سال بھر کے واقعات درج کرتے ہین - اور وہ اخبارونمین چھپتے ہین - جنمین سے بعض واقع کے مطابق اور سچے نکلتے ہین - انمین وہ ملہم - اور انکی سچی پیشگویان الہامی ہوتی ہین یا کچہ اور - ؟

سوال دوازدہم - اگر وہ اسکے ساتھ جھوٹا دعویٰ الہام کرلین یا کوئی اور جہوٹ بولین یا کسی ذاتی فائدہ کو ملحوظ رکھین اور اسکی نسبت پیشگوئی کرنی چاہین - تو پھر انکی اس قسم کی پیشگویان بند ہوجاوین اور پھر وہ کسی پیشگوئی مین سچے نہ نکلین ؟ اور اسکی وجہ کیا ہے - کیا وہ اپنے علم نجوم جفر وغیرہ کو بھول جائین - یا اور سبیل سے روکے جاوین -

سوال سیزدہم - طبعی فلاسفر سائنٹیفک مین (سائنس جاننے والے) جو پیشگویان کرتے ہین انمین سے بعضی سچی نکلتی ہین یا نہین) اور (۲) اگر نکلتی ہین تو کیا وہ لوگ بہی ملہم اور وہ پیش گویان الہامی ہین -

سوال چہاردہم - روحانیات کی تسخیر وحاضرات سے جو پیش گویان لوگ کرتے ہین چنانچہ آجکل کلکتہ کی ایک جماعت تعلیم یافتہ نے انرایبل بابو کرسٹوداس پال

کی روح کو بلا کر یہ پیشین گوئی ہے کہ جیوری سسٹم مین لفٹنٹ گورنر کو ناکامی ہوگی اور حضرت مسیح کی روح سے یہ پیشین گوئی کرائی ہے۔ کہ ملکہ معظمہ قیصر ہند کی عمر چار برس اور ہوگی اور پرنس اوف ویلز انکی جانشین ہونگے۔ وغیرہ وغیرہ جو اکثر اخبارون مین شائع اور مشتہر ہوئی ہین۔ انمین سے اگر کوئی پیشین گوئی سچی ہوگئی تو کیا وہ جماعت بھی ملہم متصور ہوگی اور یہ پیشین گویان الہامی ہونگی۔

سوال پانزدہم مسمریزم (یا عمل الترب) کے ذریعہ سے جس تہ پائے میز یا چوکی کو ہلایا جاتا ہے۔ جسکا آپ نے بھی اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۳۰ مین اعتراف کیا ہے۔ وہ بھی لوگون کی حیات وممات وغیرہ واقعات آیندہ کی نسبت پیشین گویان کرتے ہین چنانچہ لاہور مین اسکا مدت تک گھر گھر مشغلہ رہا ہر گلی کوچہ مین چرچا ہوا۔ لاہور کے ایک معزز رئیس اور میرے دوست سید رجب علی شاہ صاحب میونسپل کمشنر اور پروپرائٹر امپیریل پریس کے مکان پر اور کئی اور لوگون کے مکانات پر ایسی میزین تہین جن سے میرے دوستون اور احباب نے اپنی آنکہ سے اس کارروائی کو مدت تک دیکھا۔ یہ پیشین گویان اگر سچی نکلین۔ تو کیا وہ تہ پائے بھی ملہم ومحدث ومجدد وصاحب وحی کہلائینگی۔ اور اس تہ پائے سے مسمریزم کے ذریعہ سے یہ کام لینے والے ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ ملہم ومحدث کہلائینگے۔ ؟

سوال شانزدہم۔ بعض مسلمان فاسق فاجر زناکار شراب خوار اس حالت اور اسوقت مین جبکہ وہ بادہ بسر اور آشنا یہ کا مصداق ہوتے ہین اور بعض کافر بعض اوقات ایسی خواب دیکھتے ہین جنمین واقعات آیندہ کی حالات انپر کھلجاتے ہین کہ فلان شخص فوت ہوگا۔ یا فلان شخص کے گھر مین لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی۔ اور فلان شخص بیمار ہوگا۔ فلان چیز ہاتھ آئے گی۔ اور ان پیشگویون مین وہ سچے نکلتے ہین۔ کیا ان پیشگویون مین وہ لوگ ملہم۔ محدث وغیرہ کہلا سکتے ہین۔ ؟

سوال ہفدہم۔ دنیا مین ایسے لوگ بھی ہین جو نہ الہامی کہلاتے ہین نہ کاہن نہ نجومی نہ جوتشی نہ طبیعی نہ سائنٹیفک نہ مسمریزم نہ خواب مین کی رویت بیان کرتے ہین بلکہ صرف قرینہ وقیاس وتجربہ اور ظن سے ایک شخص کی نسبت پیدایش یا موت یا صحت یا بیماری کی خبر دیتے ہین اور وہ سچی نکل آتی ہے۔ کیا وہ بھی آپ کے نزدیک الہامی ہین اور انکی وہ پیشگوئی الہام ہے۔

سوال ہژدہم۔ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہین جو قیافہ وتجربہ بھی نہین رکھتے صرف سادگی سے پہلے سانحہ اُن کے مُنہ سے ایک آیندہ کی بات نکل جاتی ہے اور وہ اتفاقاً سچی ہو جاتی ہے۔ اور بعض بعض لوگ ایسے ہوتے ہین جنکو لوگ عام جسر ونا چیز سمجھتے ہین اور درحقیقت وہ راست باز ہوتے ہین۔ خدا تعالیٰ انکی عاجزی سچائی کی برکت سے انکی بات کو پورا اور انکو سچا کر دیتا ہے۔ جنکے حق مین آچکا ہے لو اقسم علی اللہ لابرہ۔ کیا وہ لوگ بھی ایسی باتون مین خدا کے ملہم ومخاطب ہین۔؟

سوال نوزدہم۔ بعض ایسے لوگ بھی ہین جو صفات مذکورہ بالا سے ایک صفت بھی نہین رکھتے ہین۔ بلکہ وہ پرلے درجہ کے جھوٹے بے حیا اور دلیر ہوتے ہین۔ نہ ننگ دنیا رکھتے ہین اور نہ خوف آخرت اور وہ یون ہی بغیر کسی یقین وظن کی ایک لاف مارد یتے ہین کہ جا تیرے گھر بیٹا ہوگا۔ یا اگر تو ہمکو کچھ نہ دیگا تو تیرا یہ نقصان ہو جائیگا۔ جیسا کہ بعض ڈھونڈ بھیک مانگنے والے جوگی فقیر کرتے ہین۔ اور خدا کے علم وتقدیر مین اُنکا وقوع مقدر ہوتا ہے۔ تو اتفاق سے اُنکے کہنے کے موافق ہو جاتا ہے۔ آنکو بھی آپ الہامی اور اُنکی ایسی پیش گوئی کو الہام کہین گے۔؟

سوال بستم سیالکوٹ کے مکانشاہ علم نجوم یا رمل مین کچھ دخل رکھتے تھے۔ اور آپکو اُن سے صحبت وملاقات واستفادہ کا کوئی تعلق رہا ہے یا نہین۔

(خادم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال بست و یکم۔ ہٹالہ کے مولوی گل علیشاہ اور انکے بعض متعلقین علم جفر میں دخل رکھتے تھے؟ اور آپ کو اُن سے صحبت و استفادہ کا تعلق تھا یا نہیں۔

سوال بست و دوم فیصلہ آسمانی کے صفحہ اخیر میں جو آپنے ہندسہ اور بعض نقوش لکھے ہیں۔ اُنسے کیا مراد ہے اور وہ کس علم کی اصطلاح ہے۔

سوال بست و سوم آپکو مسمریزم یا عمل الترب میں دخل ہے یا نہیں۔ (اور اگر نہیں ہے) تو پھر آپ نے اپنے ازالہ کے صفحہ ۳۰۹ میں یہ کیوں لکھدیا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالےٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

سوال بست و چہارم اِس عاجز کی باوُن سال کی عمر کو پہنچکر فوت ہونے کی نسبت اپنے وہ پیش گوئی جو آپکے مرید اور آپ کے دوست بیان کرتے ہیں۔ کی ہے یا نہیں۔ کی ہے تو کس عنوان و بیان سے۔

سوال بست و پنجم۔ جو لڑکا بشیر نام آپکا فوت ہو گیا ہے۔ اُسکی نسبت آپنے کسی تحریر یا اشتہار میں لکھا تھا یا نہیں۔ کہ اسمیں پسر موعود اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی علامات پائی جاتی ہیں اور یہ وہی لڑکا معلوم ہوتا ہے۔

سوال بست و ششم کسی تحریر میں اس بیان علامات سے آپنے انکار کیا ہے یا نہیں۔

سوال بست و ہفتم۔ اس لڑکے کی نسبت آپ کے کسی حامی نے یہ بھی مشتہر کیا تھا کہ وہ لڑکا عمر پانے والا ہے یا نہیں۔ کیا تھا تو اپنے اُسپر سکوت کیا یا اُس کو رد کیا تھا۔

سوال بست و ہشتم شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کی رہائی کی نسبت آپنے قطعی پیشگوئی کی تھی؟ اور وہ کس عنوان سے تھی۔ اور اُسکی تشہیر کی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ کس ذریعہ سے ہوئی تھی۔

سوال بست و نہم دلیپ سنگھ کی ناکامی سے واپسی اور دیانند سرستی کی موت کی نسبت جو آپنے پیشگوئی کی تھی۔ وہ کس عنوان سے تھی اور اُسکی اشاعت کیونکر ہوئی اُن چار آخری سوالات مین جن پیشگوئیونکا ذکر ہے۔ انمین کوئی مستقل بحث مقصود نہین بلکہ اسی پیشگوئی متعلق موت خسر فرضی جناب مین بحث کرنے کے وقت اُن سے ضرورت متعلق ہوگی۔

سوال سی ام جس شخص کو کسی امر کے چند ساعات کے بعد واقع ہو جانیکا علم و یقین ہو۔ وہ اُس کے ظاہر و ثابت کرنے اور دوسرے کو اس مقابلہ سے عاجز کرنے کے لئے اِس امر کے چند دنون کے بعد واقعہ ہونے اور اگر چند دنو نکے بعد اُسکے وقوع کا علم ہو تو چند مہینون کے بعد اُسکے واقعہ ہونے۔ اور اگر چند مہینون کے بعد اُسکے وقوع کا علم ہو تو چند سالون کے بعد اُسکے واقعہ ہونے کی خبر دے۔ تو اُس سے اُسکا علم و یقین ثابت ہوتا ہے۔ یا یہ شک یا گمان پیدا ہوتا ہے کہ اُسکو اِسکا علم نہ تھا بلکہ اُسنے صرف ظن سے کام لیا۔ اور احتیاط و پیش بندی کر کے ساعات کی جگہ دنون کو اور دنون کی جگہ مہینون کو اور مہینون کی جگہ سالون کو اختیار کیا۔ اسکو یقین ہوتا تو جس کمتر وقت پر اس امر کا وقوع ہوا ہے۔ اُسیکو وہ بیان کرتا۔ جواب (۳) مین اگر شق اول اختیار کیجاوے تو اُس کی نظیر مین کوئی الہامی پیشگوئی پیش کیجائے جسمین خدائے تعالیٰ نے ایک واقعہ قریب الوقوع کی ابعد مدت کے بعد واقع ہونے کی خبر دیکر اوس سے مخالفین اور منکرین پر حجت قائم کی ہو۔ قرآن مین ایسے نظائر تو موجود و معلوم ہین کہ بعید الوقوع واقعہ کے وقوع کی ایسے الفاظ سے خبر دی ہو۔ جن سے اُسکا قریب الوقوع ہونا خیال مین آسکے اور اس سے مومنون کے دل مین تسکین و امید اور مخالفون کے دل مین دائمی خوف اور غم پیدا ہو چنانچہ فتح روم کی جو سات یا نو

برس کے بعد ہونے والی تھی لفظ بضع سے جس سے ادنیٰ تین برس بھی مفہوم ہوتے ہین خبر دینا ہے لہذا اس قسم کی نظیر پیش نکرین۔ بلکہ ایسی نظیر پیش کرین جسمین قریب الوقوع واقعہ کی ابعد مدت مین واقع ہونے کی پیش گوئی مقام تعجیز خصم مین کی گئی ہو۔ اور اگر جواب (۳) مین شق ثانی اختیار کرین تو یہ بتاوین کہ آپکی اس پیشگوئی مین آپکے ملہم نے یہ احتیاط و پیش بندی کیون کی کہ جو واقعہ چار مہینے سے کم عرصے مین واقع ہونے والا تھا اُسکا وقوع تین برس کے عرصہ مین بتایا باوجودیکہ قریب مدت بتانے مین آپکا غلبہ اور بزعم آپ کے معجزہ ثابت ہوتا تھا۔ اس احتیاط سے آپکے ملہم پر یہ گمان و اعتراض نہین ہوتا کہ اُسکو چار مہینے کے بعد وقوع اوس واقعہ کا علم نہ تھا۔ علم ہوتا تو عین مقابلے اور تحدی اور اعجاز کے مقام مین اوسی قریب مدت کے بعد اُسکے وقوع کی خبر دیتا احتیاط و پیش بندی سے کام لیکر مہینون کی جگہ تین سال نہ بولتا۔

سوال سی ویکم۔ دوسرے کشف مین جو آپکو بتایا گیا تھا۔ کہ بہت عرصہ نہین گذریگا کہ آپ کا خسر فرضی مرجائیگا اس امر کو آپنے کسی تحریر مطبوع یا قلمی کے ذریعہ سے مشتہر کیا تہا یا نہین۔ مشتہر (۲) کیا تو اسکا کیا ثبوت آپ دے سکتے ہین۔ وہ (۳) تھوڑا عرصہ جو اس کشف مین بتایا گیا تہا۔ مہینون کا تہا یا سالونکا۔ اگر (۴) سالون کا بتایا گیا تھا تو کیا پھر وہ اس اعتراض کا محل نہین ہو سکتا جو شق ثانی جواب سوال نمبر ۳۰ پر وارد ہوا ہے۔ اور (۵) اگر وہ مہینونکا بتایا تھا تو آپنے اُسکو مقام مقابلہ و تعجیز منکرین مین ظاہر کیون نہ کیا۔ اور (۶) اگر کچھ بھی نہین بتایا تو اس کشف سے کونسا فائدہ جدید حاصل ہوا جو پہلے الہام سے نہوا تھا۔ کوئی (۷) فائدہ نہین ہوا۔ تو پہر کیا یہ کشف لغو نہین ٹھرتا۔ کیا (۸) اس کشف پر یہ اعتراض وارد نہین ہوتا کہ آپنے اُسمین اُن جوگیونکا اقتدا کیا ہے جو ایک گھر مین لڑکا پیدا ہونے کی خبر دیتے ہین اور ہمسایہ کو یہ کہہ جاتے ہین کہ اس گھر مین لڑکی پیدا ہوگی۔ پہر اگر لڑکا پیدا ہوا تو گہر والونکو

بتائی ہوئی خبر کو پیش کرکے اپنا سچ ثابت کیا اور نذرانہ لیا۔ اور اگر لڑکی ہوئی تو کہدیا کہ ہمنے ہمسایہ کو کھدیا تھا۔ کہ لڑکی ہوگی۔

آپنے بھی بعینہ یہ کام کیا ہے۔ کہ ایک الہام مین تین برس کی میعاد ٹہرادی۔ دوسری کشف مین عنقریب کی خبر دی۔ پہر جلدی کام ہوگیا۔ تو یہ کہدیا کہ ہمنے عنقریب وقوع کی خبر دی تھی۔ دیر ہوگئی تو تین برس کی مدت کو پیش کیا۔ جسمین کسی نہ کسی اختیاری تدبیر سے یا اتفاقی تقدیر سے ایک شخص کا کام تمام کرنا ممکن ہے۔

سوال سی و دوم۔ آپکی متمسکہ آیات سے پہلی آیت مین جو حضرت موسی کی پیشین گوئیکا سچا ہونا بیان ہوا ہے۔ اس سے یہ کیونکر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس شخص کی کوئی پیشینگوئی اتفاقاً سچ نکلے وہ ملہم ہوتا ہے۔ کیا بعض اوقات جھوٹے کی بات سچ نہین نکلتی۔ (چنانچہ سوالات سابق مین پوچھا گیا ہے) پہر یہ آیہ اس جھوٹے کو کیونکر ملہم بناتی ہے۔ اور جو اس آیہ مین بیان ہے۔ کہ خدا تعالے مسرف کذاب کو راہ نہین دیتا۔ اسکے یہ معنے کس دلیل سے متعین ہین۔ کہ خدا تعالے جھوٹے مدعی الہام کی پیشینگوئی کو پورا نہین کرتا۔ کیونکہ جائز نہین کہ اسکے یہ معنے ہون کہ جو شخص اپنی اور باتون مین جھوٹ بولے۔ گو مدعی الہام نہو۔ اسکو خدا تعالے وحی والہام سے مشرف نہین کرتا۔ اور اسکی بعض پیشینگوئیان الہامی نہین ہوتین۔ گو بوجوہ مذکورہ بالا سچی نکلین۔ یا یہ معنے ہون کہ خدا تعالے فرعون کو جو مسرف وکذاب ہے راستی اور نجات کی راہ نہین دکہائیگا۔ چنانچہ بیضاوی نے اس کے ایک یہ معنے بہی کئے ہین۔

عرض به فرعون بانه مسرف كذاب لا يهديه الله سبيل الصواب وطريق النجات (بیضاوی صفحہ ۲۵۶ ج ۲)

سوال سی و سوم۔ دوسری آیہ مین جو افترا پر ہلاک کرنے کا ڈر سنا گیا ہے۔ اسکی کوئی حد مقرر ہے۔ کہ جسدن خدا تعالے پر افترا ہو۔ اسی دن ہلاکت ہو۔ یا اس ہلاکت کا وقت وسیع ہے۔ قوم نوح (۲) نے جو خدا پر شریک کا افترا کیا۔ تو وہ کتنی مدت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد ہلاک ہوئے۔ فرعون جو خود معبود بن بیٹھا تھا وہ اس فقرے کے بعد کتنے دنوں میں ہلاک ہوا۔ آپ (۴) سے پہلے جن لوگوں نے جھوٹا دعوی نبوت والہام کیا تھا جیسے مسیلمہ وغیرہ وہ کتنے عرصہ کے بعد ہلاک ہوئے۔ جسدن (۵) سے آپنے نبوت اور مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا ہے۔ آپکی صحت اکثر اوقات کیسی رہتی ہے۔ کیا آپ اکثر بیمار نہیں رہتے اور آپکی ایسی حالت نہیں ہوجاتی جس سے موت نظر آنے لگے۔ کیا ایسے امراض موت کے وہلاکت کے مقدمات نہیں ہیں۔ اگر مفتری (۶) کا جلد ہلاک ہونا ضروری ہے۔ اور آپ مفتری نہیں بلکہ سچے ملہم اور ولی ہیں تو جو لوگ آپکو مفتری وکذاب کہتے ہیں اور آپکو کافر سمجھتے ہیں۔ اور رات دن آپ پر لعنتوں کا مینہ برسا رہے ہیں جو آپ کے خیال میں یقیناً خدا پر افترا کرتے ہیں وہ کیوں جلد ہلاک نہیں ہوتے باوجودیکہ حدیث قدسی میں خدا تعالے سے منقول ہے من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وفی روایۃ فقد اذنتہ بالحرب یعنی خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرتا ہے وہ خدا سے لڑنے کو میدان میں نکلا ہے۔ ایک روایت میں یہ آیا ہے کہ خدا تعالی اسکو جنگ کی اطلاع دیتا ہے۔ اور وے لوگ کیوں دن بدن برکات والتفامات الٰہیہ کے مورد ہوتے ہیں صحت وعافیت اور قوت میں آپسے بڑھکر ہیں اولاد میں بہ نسبت سابق زمانہ عدم مخالفت محل برکت وکثرت ہیں جائز طور پر آمدنی زر میں آپ سے بڑھکر ہیں۔ (۷) ہلاکت کے مقابلے میں دن بدن عزت بڑھنے کا جو آپنے دعوی کیا ہے۔ اسکا آپنے موازنہ ومقابلہ اپنی روز افزون ذلت اور اپنے مخالفین ومکفرین کی روز افزون عزت سے نہیں کیا۔ لہذا وسپر یہ سوالات وارد ہوتے ہیں۔ (۱) ہندوستان وپنجاب کے مسلمانوں میں آپکو حق پر جاننے والوں کی تعداد زیادہ ہے یا آپکے مخالفین ومکفرین کو حق پر جاننے والونکی؟ بہ نسبت ۹۱ء سنہ ۹۲ء میں آپکے مکفرین کی تعداد زیادہ ہوئی ہے یا تابعین کے (۲) جسقدر لوگ آپکے میلہ حال میں آئے ہیں وہ مخالفین ومکفرین سے تعداد میں بڑھکر تھے؟

گذشتہ[۴] میلہ سالانہ مین جو لوگ آئے تھے انمین سے بہت سے لوگ اس سال کیون نہین آئے۔ نئے[۵] لوگ جو آئے ہین اُنکے مخلص واحباب ہونے پر آپکی کیا دلیل ہے۔ کیا انمین ایسے لوگ نہ تھے جو صرف تماشا دیکھنے یا نکتہ چینی کرنے کو آئے تھے۔ کیا[۶] اُنمین بعض لوگ ایسے نہ تھے جو آپکے اشتہار اور پرائیویٹ خطون سے دہوکہ کہا کر آئے اور بعض صرف روٹی کہانے کو۔ آپ ان سب کے مخلص واحباب ہونے کے مدعی ہین تو۔ اُنکی فہرست پیش کر کے اُنکے مخلص ہونے کا ثبوت دین۔ اور پھر دیکہین کہ انمین سے کسقدر آپکے مخالف اور غیر معتقد ثابت ہوتے ہین۔ جن[۷] فقیرون پیرزادون کو آپ اپنے رسائل مین بدعتی لکھ چکے ہین اُنکے سالانہ میلون اور عرسون مین ہزارون بلکہ لاکھون لوگ جمع ہوتے ہین۔ کیا وہ لوگ بھی آپکے اعتقاد مین خدا کے نزدیک عزت رکھتے ہین۔ دہونگل[۸] اور نگاہے کے میلون مین لوگون کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یا آپکے میلے مین

سوال سی و چہارم۔ تیسری آیہ سے جو اپنے یہ مطلب نکالا ہے کہ نبی رسول اور محدث کے سوا کوئی شخص آیندہ کی بات نہین بتا سکتا۔ اور جو بتاوے وہ ملہم ہوتا ہے۔ اسپر یہ سوالات ہین۔ غیب[۱] کس کو کہتے ہین۔ کیا جو بات عادی اسباب علم حساب نجوم وغیرہ سے معلوم ہو اُسکو غیب کہا جاتا ہے۔ نجومی[۲] اپنے علم نجوم سے جو کچہ بتاتے ہین اُسکی نسبت وہ علم و یقین کا دعوی کرتے ہین یا صرف ظن کا۔ نبی[۳] کے سوا جو کسی کو الہام ہوتا ہے۔ اُسکو دخل شیطان سے اُسی پہرہ و چوکی سے حفاظت ہوتی ہے جس سے نبیون و رسولون کی وحی کی حفاظت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس آیہ کے آخر مین ارشاد ہے۔ فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدًا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ مسلمانون[۴] سے آجتک اس بات کا کون قائل ہوا ہے۔ کہ اس آیہ کا لفظ رسول محدث کو بھی شامل ہے اور محدث بھی ایک رسول ہوتا ہے۔ اس[۵] صورت مین نبی اور غیر نبی کے الہام مین کیا فرق ہے۔

سوال سی و پنجم۔ ولی و ملہم ہونیکے لئے پابند شریعت ہونا ضروری ہے یا تارک

احکام شرعیہ کا بھی دعوی وملہم ہونا جائز ہے۔

سوال سی وششم۔ آپ اپنی تمام عمر مین دعوی ولایت والہام سے پہلو اور اوس کے بعد خصوصاً دعوی مسیحائی کو وقت سے پانچ وقت مسجد الجماعت مین نماز پڑہنے کے ملتزم ہین یا اکثر اوقات مسجد چھوڑ کر مکان پر ہی نماز پڑہ لیا کرتے ہین۔

سوال سی وہفتم۔ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ فجر کی نماز اپنے ٹھیک وقت نہ پڑہی ہو اور اپنے اتباع وملازمین پر یہ کہکر خفگی ظاہر کی ہو۔ کہ جو لوگ اہل اسد کے پاس رہتے ہین وہ انکو نماز کے لئے جگا دیا کرتے ہین۔ تم لوگ کیسے نالائق ہو کہ مجھ کو صبح کیوقت نہین جگاتے۔

سوال سی وہشتم۔ آپنے فریضہ حج ادا کیا ہے یا نہین۔ نہین کیا تو اسکی کیا وجہ ہے کیا آپکے دس ہزار روپیہ جائداد کی آمدنی سے آپ پر حج فرض نہین ہوا۔ یا دعاؤن کی پیداوار اور مریدون کی آمدنی سے ایک وقت مین آپکے پاس پانچ پانچ سو۔ یا اس سے زیادہ روپیہ نہین آیا۔ جس سے حج فرض ہو جاتا۔

سوال سی ونہم۔ آپ ہمیشہ سے خصوصاً دو تین سال سے ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہین؟؟ کسی (۲) رمضان مین آپ ایسے بیمار ہوئے ہین جسمین دو چار میل پیادہ پا سیر نہ کرتے ہوں۔

سوال چہلم۔ آپنے کبھی جھوٹ بولا ہے یا نہین؟ (۲) اور اگر کوئی جھوٹ آپکی کلام مین ثابت ہو۔ تو پھر آپ کسی پیشین گوئی مین اگر وہ سچی نکلے ولی وملہم ہو سکتے ہین۔

سوال چہل ویکم۔ دس ہزار روپیہ کے قریب آمدنی چندہ وغیرہ کے مصارف مین جو آپنے ساٹھ ہزار مہمانون اور بارہ ہزار رجیسٹری شدہ خطون کا ذکر صفحہ ۴۷ وصفحہ ۴۸۔ رسالہ فتح مین کیا ہے۔ اسکا آپ کیا ثبوت پیش کر سکتے ہین۔ کیا مہمانو کا کوئی رجسٹر ہے جسمین انکے نام بقید ولایت وجائے کی سکونت وغیرہ درج ہوتا اور رجسٹرون کی رسیدات موجود ہین؟ (۲) بارہ ہزار خطون کی تعداد تین سو سے سات سو تک اور کل کی تعداد نو سے ہزار سے زیادہ جو اپنے رسالہ فتح کے صفحہ ۴۸ وصفحہ ۴۹ مین بتائی ہے۔ اسکا ثبوت آپ کیا دے سکتے ہین۔

کوئی رجسٹر ہے یا کچہ اور۔

سوال چہل و دوم۔ اپنی گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت کوئی پیشگوئی ہشت سالہ میعاد کی کی ہی یا نہین۔ (۲) اقبال ہو۔ تو فرمائیے۔ کہ اسکا کیا مضمون اور عنوان ہے اور اگر انکار ہو تو اس انکار پر آپ جس عنوان سی کہا جاوے قسم کہائین گے؟

سوال چہل و سوم جن شرائط مندرجہ اشتہار ۱۲ جنوری سنہ ۸۹ء (جو تکمل تبلیغ کی عنوان سی چھپا ہے) پر آپ لوگون سی بیعت لیتی ہین اُن شرائط کی خود پابند ہین خصوصاً شرط دوم و سوم و چہارم و ہفتم و نہم کے۔ اور (۲) اگر آپکا عمل اُنکے برخلاف ثابت ہو تو پھر آپ کسی پیش گوئی مین (اگر وہ سچی نکلے) ولی و ملہم و محدث ہو سکتے ہین۔ آپ (۳) کی خاص مرید اُن شرائط کے پابند ہین کیا انمین ایسی لوگ نہین جو علانیہ اُن شرائط کا خلاف کرتے ہون۔ نماز نہ پڑھتے ہون داڑہیان صفا چٹ یا خشخاشی کراتے ہون۔ شراب پیتے ہون۔ لوگون کی مال ناجائز طور پر مارتے ہون۔ اور اُنکو ہاتھ اور زبان سی تکلیف دیتی ہون۔ اور آپکو اُنکی ان باتونکا علم ہو۔ کیا (۴) آپ کی ایک خاص مرید اور بڑے معاون نے خاص آپکی مکان پر شراب نہین پی۔ اور آپنی اُسپر مطلع ہوکر اس عذر سی کہ وہ مہمان ہی اسلئے اُسکی دل آزردگی نہین کی جا سکتی ترک خفگی و نہی عن المنکر نہین کی۔ کیا (۵) ان حالات کی ثابت ہونے پر آپ کسی سچی پیش گوئی مین ولی و ملہم و محدث ہو سکتے ہین۔

سوال چہل و چہارم میان الہ دیا ساکن انبالہ سی آپنے اپنی سابق ملازم فتح خان کی معرفت دو سو روپیہ یا کم و بیش منگایا؟ اور (۲) وہ کیسا روپیہ تھا۔ اور (۳) وہ آیا کس کام مین آپنے صرف کیا۔

سوال چہل و پنجم۔ براہین احمدیہ کا چندہ آپکی ذاتی مصارف مین کچہ صرف ہوا ہے یا نہین۔

سوال چہل و ششم۔ واپسی قیمت براہین احمدیہ کی بابت جو اشتہار آپنی اپنے رسالہ سرمہ چشم مین چہاپا تھا وہ اُن سب خریدارون اور معاونونکی پاس جنسی چندہ وصول کیا تھا روانہ کیا تھا اور اسکا کیا ثبوت ہے۔

سوال چہل و ہفتم۔ جس شخص نے آپ سی براہین احمدیہ کا چندہ واپس طلب کیا اُسکو آپنے بلا عذر فوراً واپس کیا یا اسمین کچہ حیلہ و حوالہ سے کام لیا۔

سوال چہل و ہشتم۔ آپکی ذاتی مصارف کا گذارہ اس چندہ سی چلتا ہی جو آپ مریدون اور خریداران رسائل سی لیتی ہین یا آپکی آمدنی زمین سی۔ (۲) اور اگر وہ گذارہ آمدنی زمین سی ہی تو اسکی تعداد سالانہ کسقدر ہی۔

سوال چہل و نہم پیشگوئی زیر بحث کی متعلق جو آپکو بتایا گیا تھا۔ کہ "خدا تعالی اس عورت کو بیوہ کرکے تمہاری طرف رد کریگا" جسکو آپنی خط مین یقین سی بیان کیا اور اسمین چہہ دعاوی کا پایا جانا بتایا۔ اگر یہ الہام الہی تھا (جو ۸۸ء مین ہوا تھا) تو پہر آپنے اس الہام کی برخلاف اس لڑکی کو باکرہ ہونیکی حالت اپنی نکاح مین لانے اور دوسرے شخص سی اسکا نکاح ہونے کے لئی می ۹۱ء تک کیون کوشش کی۔

سوال پنجاہم۔ کیا اس کوشش کو اپنی اس حد تک نہین پہچایا کہ درصورت موقوف اور رد نکرنے نکاح شخص مذکور کے اپنی دوسری بیوی کو طلاق دیدی اور ایک فرزند کو عاق کردیا۔ (۲) کیا کسی سچی ملہم نے اپنی الہام کو جہوٹا کرنے اور واقع نہونیکے لئے ایسی کوشش کی ہے؟ (۳) کی ہو تو اسکی نظیر بتائی جاوے۔ ان جملہ سوالات کی جواب مین آپ اگر اپنی کسی تحریر یا اشتہار مطبوع یا قلمی کا حوالہ دین تو مطبوع تحریر کو باصلہ۔ اور قلمی تحریر کی اپنی دستخطی نقل اس جواب کے ساتھ پیش کرین۔ اور کوئی اپنی تحریر مطبوع یا قلمی جسکو آپ دست آویز بنانا چاہتی ہین باقی نہ چھوڑین۔ اور یہ تحریر کردین کہ مینے کوئی اپنی دست آویز تحریری باقی نہین رکھی۔ اگر موقعہ جواب کے بعد کوئی تحریر ہم پیش کرین گے تو وہ لائق توجہ نہ سمجھی جائیگی۔ ان جوابات اور آپکی دست آویزات کی بعد مین آپکی ثبوت کو کافی اور صحیح سمجھونگا تو بسر و چشم اسکو قبول کرونگا۔ اور آپکی پیش گوئی کو الہام اور آپکو ملہم مان لونگا۔ ورنہ اسمین جو عذر ہوگا اسکو پیش کرونگا انشاء اللہ تعالی۔

آپنے میرے سوالات کا تاریخ وصول سی ایک مہینے تک کچہ جواب ندیا۔ یا انکے جواب کو دوسری طرف بحث لیجاکر ٹلانا چاہا جیسیکہ آپکی قدیم عادت ہے اور یہی امر (کچہ جواب ندینا یا بحث کو دوسری طرف لیجانا آپسے وقوع مین آئیگا یہ پیشگوئی بھی ہماری آپ اپنی پیشگویونکے حاشیہ مین لکھ رکھین) تو ناظرین منصفین و مبصرین میرے سوالات ہی سی سمجہ جائینگے۔ کہ آپکی یہ پیشگوئی الہامی نہین۔ و معہذا خاکسار خود ان سوالات کے صحیح اور واقعی جواب تحریر کرکے انسے ثابت کریگا۔

سلہ اس سوال اور اس سی پہلے چار سوالون کو آپکے ملہم ہونے سے پورا تعلق ہے انکو کوئی غیر متعلق نہ سمجھے۔

کہ یہ پیشگوئی الہامی نہین ہے۔

آخر خط مین جو اپنے لکھا ہے۔ کہ اس پیش گوئی کی ایک جز کی اپنے رسالہ مین تصدیق کرو۔ اور باقی دو جزون کے پوری ہونے پر آپکو ملہم ماننے اور توبہ کرنے کا وعدہ چھاپ دو ورنہ غضب الٰہی تیار ہے

یہ بڑی شرمناک گیدڑ بھبکی ہے۔ مین آپکو لکھ چکا ہون کہ مین ایسی گیدڑ بھبکیون سی نہین ڈرتا۔ بلکہ اس ڈرنے کو شرک جانتا ہون۔ اور آپکو کذاب اور گمراہ سمجھتا ہون۔ اور اس اعتقاد کو لوازم اسلام و ایمان سے سمجھتا ہون۔ با این ہمہ اپنے پھر ایک گیدڑ بہبکی سُنا دی اور کچھ شرم نکی۔ شرم اور حیاء کی بات یہ ہی۔ کہ آپ اس پیشگوئی کا الہامی ہونا ثابت کرتے۔ پھر اُسکے مقابلہ مین میری تسلیم یا رَدّ کے منتظر رہتے اور جب یہ بحث ختم ہوتی تب یہ وہ ڈر سُناتے مگر شرم چہ ـــــ ست کہ پیش دروغ گویان بیاید۔

اب مین آپ کی اس گیدڑ بھبکی کے مقابلہ مین کہتا ہون کہ اولاً تو مجھے اس خبر کی تصدیق نہین ہوئی کہ آپ کا خسر فرضی فوت ہو گیا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ فوت ہو گیا ہے اور آیندہ اُسکی بیچاری لڑکی کا شوہر بھی فوت ہو جائے۔ اپنی موت سی مرے یا آپ اُسکو زہر دلوا دین۔ (خدا اُسکو آپکے شر سے بچاوے اور دیر تک عافیت سی زندہ رکھی) اور پہر وہ بیچاری خود بخود ڈر کر۔ یا آپکے کسی اور دہوکہ مین آکر آپکے نکاح مین آجاوے۔ تو پھر بھی مین آپکی اس پیشگوئی کو الہام نہ مانونگا۔ انشاء اللہ تعالی۔ بلکہ اسکو الہام ماننے والے کو (اگر وہ آپکی اخلاق عادات و اعتقادات و حالات سی جنکی طرف سوالات مذکورہ مین اشارہ ہوا ہے۔ واقف ہو کر مانے گا۔ کافر و مشرک اور کم سے کم احمق اور دین سی بالکل بے خبر کہونگا۔

آپکا اس پیشگوئی کو ایک نشان ظاہر کہنا بہی ایک شرمناک دعویٰ ہے۔ جس پیشگوئی پر اسقدر سوالات جرح کے وارد ہون وہ ظاہر نشان کہلا سکتی ہے؟ ہرگز نہین؟۔

اب مین اس خط کو ایک نصیحت پر ختم کرتا ہون جسکے بغیر مین رہ نہین سکتا۔

آپ اس لاف زنی اور گیدڑ بھبکی کو چھوڑ دین کسی پیشگوئی یا الہام یا نشان کا نام نہ لین

اپنی دین دنیا کی خیر چاہتے ہین۔ اور نیکی بدی کے قائل ہین اور مسلمانونکی نظرون مین عزیز بننے کے طالب ہین۔ تو بٹالہ مین خاکسار کے پاس آوین اور میرے غریبخانہ پر حسب عادت قدیم چند روز قیام کرین۔ آپکے مصارف سفر و قیام بٹالہ میرے ذمہ ہین۔ اور پہلے ان اکاذیب سے جو زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے ابتک آپ ہی سرزد ہو چکے ہین تائب ہوون یا انکا صدق ہونا ثابت کرین۔ پھر اپنے اعتقادات کفر و ضلالت و بدعت کا فتوی علماء پنجاب ہندوستان مین آپکی طرف منسوب ہوئی ہے۔ اور آپ کی تصانیف سے ثابت کی گئی ہین تائب ہوون یا انکا موافق اسلام و سنت ہونا ثابت کرین۔ اسکے بعد الہام یا کشف یا کرامت دعوے کرین۔ اور اسکا ثبوت دین۔ جس شخص کے اخلاق و عادات اور اعتقادات کا یہ حال ہو۔ جو آپکا ہے انکا ولی اللہم صاحب کرامت ہونا ممکن ہی نہین ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر ایسا نظر آوے کہ وہ ہوا مین اڑ جاتا ہے۔ آگ کھا جاتا ہے۔ دریا پر سوکھے پاؤن چلتا ہے۔ آپکو زیادہ خبر ہو تو ایک چھوٹا رسالہ مالا بدمنہ ملاحظہ کرین۔ آیندہ اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

آپکا ناصح مشفق۔ ابو سعید محمد حسین عفی عنہ

فٹ نوٹ۔ یہ جواب ۹ جنوری ۹۳ء کو کہا گیا پر پہلے جمعہ ۱۳ جنوری ۹۳ء کی مجلس حفظ مین جسمین ایک حواری کادیانی میان کرم الٰہی معلم اطفال لاہور بھی موجود تھا پڑھا گیا۔ اسکے بعد امرتسر مین منشی محمد عمر داروغہ نہر کے مسجد مین ایک جماعت علماء کے سامنے پڑھا گیا۔ اور سنا ہوا سہ یہ سنا گیا کہ کادیانی نے اپنی تحریر کو چھپوا دیا ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اس تحریر کو بھی چھاپ کر اسکے پاس بھیجا جاوے۔ کہ اس ثنا مین خاکسار کو ایک حواری کادیانی منشی (یا مولوی) محمد احسن بھوپالی المروہی کو تعاقب کرنے بٹالہ جانا) اور وہان اسکی اہلیت و اہلیت و گریز از مباحثہ کو سب پر ظاہر کرنے سہ گریز ظاہر کیا۔ لاہور آنا ہوا۔ اسوجہ سے اسکے چھاپنے مین توقف ہوا۔ آپ حضرات اول فروری مین اسکو چھاپا گیا ہے۔ اور ان ہی دو نمبر کادیانی کے پاس یہ جواب بھیجا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

اعاذہ رحمانی
ردّ
وساوس کادیانی
نمبر اول

(جسمین چند مکائد واکاذیب کادیانی بطور نمونہ دکھائے گئے ہین)

کادیانی کے رسائل فتح۔ توضیح۔ اور اسکے ازالہ کا اثر ہر کادیانی پر پڑا۔ اور وہ مجبور ومطرود وخواص وعوام اہل اسلام ہوگیا (جسکا بیان بابرہان مستوفی علمائے پنجاب وہندوستان مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۱۴ این ہوچکا ہے) تو اس نے اس اثر کو مٹانے اور اپنے رہے سہے معتقدون ومریدون کا دل ٹھانے کے لئے تین رسالے اور لکھے۔ جنمین سے ایک رسالہ "وساوس کادیانی" ہے۔ جسکا نام اُسنے برطبق مصرع مشہور ؎

برعکس نہند نام زنگی کافور ؛ دافع الوساوس رکھا ہے۔

اس رسالہ مین اس سے وہی عذر بدتر از گناہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ جو پہلے تین رسائل کو یکے بعد دیگرے شائع کرنیسے ظاہر ہوا تھا۔ کہ رسالہ فتح مین تھوڑا سا کفر ظاہر کیا۔ پھر اسکے عذر مین رسالہ توضیح لکھا۔ تو اسمین کفر کا ڈر بالکھو دیا۔ پھر اسکے معذرت مین ازالہ لکھا۔ تو اسمین کفر کا ایک دریا بہا کر شور مچا دیا۔ اب اسکے معذرت مین رسالہ وساوس لکھا ہے۔ تو اب کفر کا طوفان برپا کر دیا۔ اور اس قدر کفر کا زہر اگلا۔ اور اسکو اسلام بنانے کے لئے کذب ومغالطہ ومکائد ووساوس سے اس وسعت اور دلیری سے کام لیا ہے کہ اسمین اپنے دجّال اور کذاب ہونے کے ثبوت دینے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔

ہر ایک رسالہ سابق کی اشاعت مین اُسنے اُس دام تزویر کا التزام کر رکھا تھا۔ کہ وہ پہلے خاصکران ہی بعض دام افتادگان کادیانی کی (جو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے ہین اور کادیانی کے مطبخ کا دار و مدار وہی لوگ ہین) نظر سے گذرے اور انکے خیالون اور دماغون مین جگہ پکڑلی۔ اور اُنسے کافی فلوس کھینچکر لے آوے۔ پھر کسی منصف ناظر و مناظر و گریز میز (ممتحن) کی نظر سے گذرے۔ مگر خدا کے اس وعدہ اور خبر کے مطابق کہ خدا تعالےٰ خیانت کرنے والون کے مکرون کو رہبت نہین لاتا۔ اور کافرون کے مکر اکارت جاتے ہین۔ وہ رسائل بعض احباب کے

ان اللہ لا یھدی کید الخائنین۔ (یوسف)
وما کید الکافرین الا فی ضلال۔ (مؤمن)

ذریعہ سے (جو بظاہر کادیانی کے دوست ہین) قبل از اشاعت عام ہماری نظر سے گذر گئے۔ اور انکے جوابات قلم بند ہو گئے۔

اس رسالہ "وساوس" مین اُس نے اس التزام کے لئے اسقدر اہتمام کیا۔ کہ مطبع ضیاء ہند (جسمین وہ رسالہ چھپتا ہے) امرتسر سے قادیان مین منگوالیا۔ اور کمال احتیاط سے رسالہ کو خاص خاص لوگون مین شائع کیا۔ مگر پھر بھی یہ رسالہ خدا تعالیٰ کی مدد و توفیق سے اور بعض رجال الغیب دوستون کی توجہ سے ہماری نظر سے گذر گیا۔ ہم اسپر خدا تعالےٰ کا بہر اپنے دوستون کا شکریہ ادا کرتے ہین اور اس نمبر اعاذہ مین اس رسالہ کے چند اکاذیب و مکائد و مغالطات و وساوس بطور نمونہ بیان کرکے اپنے مسلمان ناظرین کو خدا کی حفظ و اعاذہ مین سپرد کرکے کادیانی کے دام سے بچانے کی کوشش کرتے ہین۔

نمبر اول کادیانی کا دھوکہ و وسوسہ

اس رسالہ کا خطبہ (دیباچہ) اُس نے ۲۹ صفحہ مین لکھا ہے اور منجملہ اسکے ۲۴ صفحہ کی عربی عبارت لکھی ہے۔ جس سے اُس نے اپنے جہلا اور ناواقف اتباع کو یہ دھوکہ

دیا۔ اور مکر کیا ہے۔ کہ وہ اسکو بڑا عربی دان عالم سمجھین یا یہ خیال کرین۔ کہ وہ باوجودیکہ ظاہری علوم مین دخل نہین رکھتا۔ بلکہ ہیچمدان اُمّی ہے پہر اسنے اتنی لمبی عبارت عربی مین لکھ ڈالی۔ جو بجز تائید غیبی والہام الٰہی ناممکن ہے۔

اس کے اس مکر و منتر کا بعض لوگونپر اثر بھی پڑ گیا ہے۔ کوئی تو اسکو بڑا عالم سمجھنے لگا ہے۔ کوئی الہامی خیال کر بیٹھا ہے۔ بعض لوگ یہ کہنے لگ گئے ہین۔ کہ اگر فلان مولوی صاحب اس خطبہ کا ترجمہ ہندی زبان مین کردین تو ہم کادیانی کا اتباع چھوڑ کر انکے پیر دھو جاوین گے۔

اِن لوگون کا اعاذہ اور اس دھوکھ و وسوسہ کا ازالہ

صرف ان لوگون کی اس شرط پر تو ہم اس عبارت پر کچھ لکھنا فضول سمجھتے ہین۔ ہان اگر کادیانی اور اسکے دستور مین حکیم نورالدین اور دستور یسار منشی محمد احسن بیکار یہ لکھدین۔ کہ اگر کسی مجلس علماء مین یا غائبانہ بضمن رسالہ ہمنے اس عبارت کا ترجمہ کرکے بشہادت قواعد عربیت صرف و نحو و ادب وغیرہ اسکا غلط اور مکروہ ہونا ثابت کردیا۔ تو کادیانی صاحب اپنے دعویٰ الہام سے دست بردار ہو جائین گے۔ اور وہ دونو صاحب اسکو ظاہری و باطنی علوم سے معریٰ سمجھکر اس سے کنارہ کش ہو جائینگے تو ہم انشاء اللہ تعالےٰ یہ ثابت کرین گے۔ کہ یہ عبارت عرب کی عربی نہین۔ کادیانی عربی ہے۔ جسکے غلط کریہ اور غیر مانوس اور بشع الفاظ سے جی متلاتا ہے۔

---

* - دیکھو صفحہ ۳۵۔ "وساوس" کادیانی جسمین اوس نے بعینہا یہ الفاظ لکھے ہین۔ اور یہ جتایا ہے۔ کہ اُمّی ہو کر مین نے ایسا خطبہ لکھا ہے۔ تو یہ بجز الہام کیا ہو سکتا ہے۔؟

نمبر دوم۔ کذب و مغالطہ کادیانی

کادیانی نے اس عبارت عربی خطبہ مین اور مقدمہ کتاب مین یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اُسنے خدا کی جناب مین یہ بیباکانہ و گستاخانہ دعا کی ہے۔ کہ اے خدا تو میرے وجود کے ہر ایک ذرہ مین گھس آ۔ اور مجھے اپنی طرف اوٹھا۔ تو اُس نے مجھے آسمانون پر اوٹھالیا۔ اور عرش کے اوپر سے میرا حمد بجالایا۔ اور میری دعا کو قبول کیا۔ اور فتوحات و تائیدات غیبی کا وعدہ دیکر بے غم کردیا۔ اور یہ کہا۔ کہ مین تیرے مددگارون کا مددگار ہون۔ تیری اہانت کرنے والونکا۔ اہانت کنندہ۔ تو میری بارگاہ مین معزز ہے۔ اور تو میری مراد ہے۔ یعنے مین تیرا مرید ہون وغیرہ وغیرہ۔

اِس کے اس افسون کا۔ اُن سادہ لوح و نافہم مسلمانون پر اثر پڑ گیا ہے۔ جنکا یہ مقولہ[1] ہے۔ کہ ہر یک کلمہ گو نماز پڑہنے والے قبلہ کا استقبال کرنے والے کے حقمین (گو وہ اس اقرار و افعال مین منافق ہو۔ اور آیات منقولہ[*] حاشیہ کا مصداق ہو) حسن ظنی بکار ہے۔ اور وہ اسکے اس قسم کی دعاوی سنکر اسکو ولی جاننے اور ماننے لگ گئے ہین۔

ان مسلمانون کا اعاذہ اور اس کذب و مغالطہ کا ازالہ

میرے بھولے بہائی مسلمانو۔! اولاً کادیانی کے عقائد اسکے رسائل مین اور فتوائے علماء پنجاب و ہندوستان مندرجہ نمبر ۴ جلد ۱۳ مین اور جواب فیصلہ آسمانی نمبر ۱ جلد ۱۴

---

[*] ۔ وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ یعنے جب منافق مومنون کو ملتے ہین کہتے ہین ہم مومن ہین۔ وَاِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ۔ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ یعنی جب تیرے پاس منافق آتے ہین تو کہتے ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ خدا کے رسول ہین۔

[1] ۔ ایسے مسلمانون نے آج کل لاہور سے اس مضمون کا ایک اشتہار نکالا ہے کہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ ج ۴ کے برخلاف کلمہ گو مسلمانو کو کافر کیون کہ جاتا ہے اسکا جواب علیحدہ دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مین پڑھو۔ پھر اُسپر حکم خدا ورسول کو۔ جو قسم مذکور مین منقول ہے ملاحظہ کرو۔ پھر کادیانی کے اخلاق وعادات کو جو جو اُنپر فیصلہ آسمانی مین صراحۃً۔ اور مضمون گیدڑ بھبکی کادیانی مین اشارۃً مذکور ہین خیال مین لاؤ۔ پھر اپنے ایمان۔ نور۔ قلب فراست اور کانشنس کو کام مین لاکر غور کرو۔ کہ اس عقائد واعمال کا مدعی اسلام خدا کا ہمکلام ومخاطب ہوسکتا ہے۔ نہین ہرگز نہین۔

جو شخص اس قدر مقابلہ وموازنہ کی فرصت نہ رکھے اسکو اس دعوی کادیانی کا کذب ثابت کرنے کے لئے اور تین دلائل کیطرف ہم توجہ دلاتے ہین۔

پہلی دلیل

یہ ایسی دلیل ہے جسکو کسی کتاب یا رسالہ مین تلاش کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ بلکہ ہر ایک صاحب بصیرت وفراست کو اپنے دل ودماغ کیطرف رجوع کرنے سے خیال مین آسکتی ہے۔ وہ یہ۔ کہ دو باتین مُسلّم کل ہین۔ ایک یہ۔ کہ کادیانی عرصہ دس سال سے یہ دعوے کررہا ہے۔ کہ مین خدا کا ملہم وہمکلام ومستجاب الدعوات ہون۔ اور خدا نے مجھے الہام کیا ہے۔ کہ مین تیرے ساتھ ہون۔ اور تجھے لوگون سے بچاؤنگا۔ اور تیری مدد کرونگا۔ اور تیرا نام پورا ہوگا۔ اور تو میری بارگاہ مین عزت رکھتا ہے۔ اور زمین آسمان تیرے ساتھ ہین جیسکہ وہ میرے ساتھ ہین۔ اور تو میرے ساتھ ہے۔ اور تو میری مراد ہے (یعنے مین تیرا مُرید ہون) مین تیرے پیرؤن کو تیرے منکرون پر قیامت غالب رکھونگا۔ منکرون کے دلون مین رعب ڈالدونگا۔ تو مت ڈر۔ تو غالب ہے وغیرہ وغیرہ۔ (جسکو وہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۰ وصفحہ ۲۳۹ وصفحہ ۲۴۰ وصفحہ ۴۴۷ وصفحہ ۴۹۰ صفحہ ۵۰۵ وصفحہ ۵۱۰ وصفحہ ۵۵۶ وصفحہ ۵۶۱ وغیرہ مین بیان کرچکا ہے۔ جو شخص یہ کتاب نہ دیکھ سکے وہ ہر گلی کوچہ سے اسکے یہ الہام سن لے۔ اور اس عربی عبارت

عبارت کا ترجمہ کراکے بعض الہام آپ بین دیکھ لے)۔

دوسری یہ بات ظاہر و مسلم کل ہے۔ کہ درخت ہمیشہ پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ پس جو شخص اسکے اس دعوی کے دھوکہ مین پھنس گیا۔ اور اب اس سے نکلنا چاہتا ہی ہو۔ وہ ان دو باتون کو مدنظر رکھکر۔ یہ خیال کرے۔ کہ اگر کادیانی ان دعاوی مین سچا ہوتا تو۔ ان کا کچھ نہ کچھ اثر۔ ان دس برسون مین ظاہر ہوتا۔ اور اسکو دیکھکر کوئی نہ کوئی منکر و مخالف اسکی تابع ہو جاتا۔

جیسے حضرت انبیاء علیہ السلام خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے دعوے کئے تو دم نقد انکی انار دکھائی۔ جسپر ہزارون بلکہ لاکھون منکر قائل و مسلمان ہو گئے۔ کادیانی کے ان دعاوی کا کون سا اثر ظاہر ہوا ہے؟۔ اسکی کونسی دعا قبول ہوئی ہے۔ کونسا منکر و مخالف اسکی تابع ہوا۔ کس منکر و مخالف پر اسکا رعب پڑا۔ کسپر اسنے فتح پائی۔ اسکے اتباع کو اسکے مخالفین پر کب غلبہ و فوقیت حاصل ہوئی۔ زمین و آسمان نے عام لوگون سے بڑھکر کس قسم کی اسکی خدمت کی ہے۔ خدا تعالی نے اسکے ساتھ ہو کر۔ اسکو کیا عزت بخشی۔ کافرون کے دلونمین نہ سہی عام مسلمانونکی نظرون مین اسکی قبولیت و عزت کب قائم کردی۔ جبکا محبوب بندون کے دعدہ دیا گیا ہے۔ کہ یوضع لہ القبول فی الارض[1]۔ کیا وہ اثر بھی ہے۔ کہ جن لوگون کے حق مین کادیانی نے پانچ پانچ سو روپیہ عوضانہ لیکر صحت اولاد کے لئے دعا کی ہے۔ وہ ہنوز بے اولاد و بیمار ہین۔ اور کادیانی صاحب زمانہ تالیف براہین احمدیہ مین تو عام مسلمانونکی نظر مین عزیز تھے۔ اسکے بعد سوا اس وقت تک وہ تمام

[1] یہ فقرہ اور فقرہ اولی صفوہ آیندہ ایک حدیث کے فقرات ہین۔ جسکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالی کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے۔ تو تمام آسمانون کے فرشتون مین منادی کر دیتا ہے۔ کہ وہ بندہ میرا دوست ہے۔ تم اسکو دوست رکھو۔ یہ حکم سب پہنچتا ہے۔ تو زمین والون مین اسکی قبولیت تسلیم کیجاتی ہے۔ اور اگر کسی بندہ سے خدا ناخوش ہوتا ہے۔ تو اسیطرح پہلے آسمانون مین۔ پھر زمین مین اسکی منادی ہو جاتی ہے۔ تو زمین والون مین اسکی دشمنی پھیل جاتی ہے۔

دنیا کے مسلمانون علماء وعوام مین (بجز چند جھلا کے جنکو ایک ہاتھ کی انگلیون پر شمار کرسکتے ہین) ذلیل ہوتے جلتے اور گمراہ سمجھے جاتے ہین۔ اور وہ حدیث یوضع لہ البعضاء کا مصداق ہو گئے ہین۔ ادہر میدان ومعرکہ مین اپنے مخالفون کے مقابلہ مین مغلوب ہوتے ہین اور اب تو وہ گھر سے باہر قدم نہین رکھتے۔ اور مقابلہ ومباحثہ کی شرطون کی آڑ مین جان بچاتے ہین۔ جو لوگ خدا کی مدد وحفاظت سے موعود ہوتے اور اس مضمون کی الہامات سے مخاطب ومبشر ہوتے ہین۔ کہ خدا تعالےٰ تجکو لوگون سے بچالیگا۔ اور مخالفون پر غالب کریگا۔ وہ حکیمتی تلوارون مین دشمنون کے مقابلہ مین نکلتے ہین۔ دشمن سے چھپ کر گھر مین پناہ گزین نہین ہوتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا مین اپنے پاس پہرا رکھواتے جب حفاظت کی بشارت انکو دی گئی۔ اور یہ آیت واللہ یعصمک من الناس (جسکو کادیانی نے اپنے حق مین اتار لیا ہے) نازل ہوئی۔ تو پہرا اپنے پہرا اٹھا دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اب خدا نے میری حفاظت اپنے ذمہ لی ہے۔

ایکدفعہ مدینہ پر کسی دشمن کے چڑھ آنے کی خبر آئی۔ تو آپ تنہا ابوطلحہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار ہوکر۔ اسکی طرف چل نکلے۔ بدر کی لڑائی مین اپنے تین سو آدمی کے ساتھ جنکے پاس صرف سات تلوارین۔ اور ایک گھوڑا تھا ایک ہزار مسلح دشمنون کا مقابلہ کیا۔ اب اسکے مقابلہ مین کادیانی کی حالت کو وہ لوگ دیکھین۔ کہ دہلی کے قومی جلسہ مباحثہ چاندنی چوک مین (جسمین کئی مجسٹریٹ اور پولیس انسپکٹر انکی حفاظت کے لئے موجود تھے) آپ باوجود مکرر طلبی اور تسلی دہی کے گھر سے باہر نہ نکلے۔ اور جب تک دہلی مین رہے پولیس دیگر پولیس کے سپاہی دروازہ پر رکھوائے۔

لہ۔ اس حدیث کا ترجمہ صفحہ سابق مین گذرا۔

کہ اپنے خدا تجھے لوگون سے بچالیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اس سے کس وناکس کو بخوبی کچھ فہم و فراست رکھتا ہو بعلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اُن الہاموں کے دعوے مین جھوٹے ہین۔ آپکو خدا نے کوئی وعدۂ نصرت و حمایت کا نہین دیا۔

بعض سادہ مسلمان اس دھوکہ مین آکر اُسکو ولی مان بیٹھے ہین کہ انہون نے اپنی خوابون مین اسکو اچھی حالت مین دیکھا ہے۔ بعض نے اسکی خوابون کو اپنی حالت کے موافق پایا ہے۔ یہ دونو فریق یہ دو باتین سُن۔ اور سمجھ لین۔ (۱) کسی کا خواب ظاہر احکام کتاب و سنت کے مخالف کوئی امر ظاہر کرے تو وہ شرعاً لائق اعتبار نہین۔ ایسے خواب کا اعتبار رہو تو قرآن و اسلام کو منسوخ ماننا پڑیگا۔ (۲) کبھی سچا خواب کافر بھی دیکھ لیتے ہین چنانچہ کادیانی نے یہ بات خود دقوضیح المرام مین واضح کرکے بیان کردی ہے۔ پھر وہ کافر۔ ان سچے خوابون کے سبب ولی نہین سمجھے گئے۔ تو کادیانی صاحب اِن خوابون کے سبب کیون ولی سمجھے جاتے ہین۔ اُنکو ولی تب ہی مانین جب انکے سب ہی الہامات و بشارات کو تصدیق کرین۔ اور پورا ہوتا دیکھ لین (اگر وہ اس کے عقائد و اعمال کا حکم خدا و رسول سے مقابلہ و موازنہ نہ کرسکین۔)

دوسری دلیل

کادیانی ان بشارات و الہامات کے دعوے مین سچا ہے۔ اور واقعی خدا تعالےٰ نے اُسکو غلبہ و نصرت و عزت و حمایت کا وعدہ دیکر غم نکرنے کا حکم دیا۔ اور اپنے کلام مخاطبہ سے مشرف فرمایا ہے۔ تو پھر اسنے اس عربی خطبہ اور تمام کتاب مین اپنے مخالفون اور مکفرون کا یہ گلہ۔ کہ اُنھون نے مجھے یہ کہا۔ اور وہ کیا۔ لوگون کے سامنے کیون پیش کیا۔ اور اُنکو بُرا بھلا کہکر۔ کہ وہ ایسے ہین اور ویسے ہین۔ لوگون کو اُنپر مشتعال کیون دلایا؟ جس شخص کو اپنے محبوب کا جمال و وصال و خطاب میسّر ہوتا ہے۔ وہ اسکے مقابلہ مین غیرون اور مخالفون بدگوئی و برائی و تکلیف کی کچھ پروا نہین کرتا۔ اور اسکو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ یہ مراسلت ہے

نحمدہ ونصلی ۔ بخدمت شیخ محمد حسین صاحب ابوسعید بٹالوی

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ امابعد مین افسوس سے کہتا ہون کہ مین آپ کے فتوئی تکفیر کی وجہ سے جسکا یقینی نتیجہ احد الفریقین کا کافر ہونا ہے ۔ اس خط مین سلام مسنون یعنی السلام علیکم سے ابتدا نہین کرسکا لیکن چونکہ آپ کی نسبت ایک منذر الہام مجکو ہوا اور چند مسلمان بھائیون نے بھی مجکو آپ کی نسبت ایسی خوابین سُنائین جنکی وجہ سے مین آپ کے خطرناک انجام سے بہت ڈر گیا ۔ تب بوجہ آپ کے اُن حقوق کے جو بنی نوع کو اپنے نوع انسانون سے ہوتے ہین ۔ اور نیز بوجہ آپ کی ہموطنی اور قرب وجوار کے بھی میرا رحم آپ کی اسحالت پر بہت جنبش مین آیا ۔ اور مین اللہ جلشانہٗ کی قسم کھاکر کہتا ہون ۔ کہ مجھے آپ کی حالت پر نہایت رحم ہے اور ڈرتا ہون ۔ کہ آپ کو وہ امور پیش نہ آجائین جو ہمیشہ صادقون کے مکذبون کو پیش آتے رہے ہین ۔ اسی وجہ سے مین آج رات کو سوچتا سوچتا ایک گرداب تفکر مین پڑگیا ۔ کہ آپ کی ہمدردی کے لئے کیا کرون ۔ آخر مجھے دل کے فتوئی نے یہی صلاح دی کہ پھر دعوت الی الحق کے لئے ایک خط آپکی خدمت مین لکھون کیا تعجب کہ اسی تقریب سے خدا تعالیٰ آپ پر فضل کردیوے ۔ اور اس خطرناک حالت سے نجات بخشے ۔ سو عزیزمن آپ خدا تعالےٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہون ۔ وہ بڑا قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ اگر آپ طالب حق بنکر میری سوانح زندگی پر نظر ڈالین تو آپ پر قطعی ثبوتون سے یہ بات کھل سکتی ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجکو محفوظ رکھتا رہا ہے ۔ یہان تک

کہ بعض وقت انگریزی عدالتون مین میری جان اور عزت ایسے خطر مین پڑ گئی
کہ بجز استعمال کذب اور کوئی صلاح کسی وکیل نے مجکو نہ دی۔ لیکن اللہ جلشانہ
کی توفیق سے مین سچ کے لئے اپنی جان اور عزت سے دست بردار ہو گیا
اور بسا اوقات مالی مقدمات مین محض سچ کے لئے مین نے بڑے بڑے
نقصان اُٹھائے۔ اور بسا اوقات محض خدا تعالیٰ کے خوف سے اپنے
والد اور بہائی کے برخلاف گواہی دی۔ اور سچ کو ہاتھ سے نچھوڑا۔ اس گاؤن
اور نیز بٹالہ مین بھی میری ایک عمر گذر گئی ہے۔ مگر کون ثابت کر سکتا ہے۔ کہ
کبھی میرے مونہ سے جہوٹ نکلا ہے۔ پھر جب مین نے محض للہ انسانون
پر جہوٹ بولنا ابتدا سے متروک رکہا اور بارہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان
کیا۔ تو پہر مین خدا تعالیٰ پر کیون جھوٹھ بولتا۔ اور اگر آپ کو یہ خیال گذرے۔ کہ
یہ دعوی کتاب اللہ اور سنت کے برخلاف ہے۔ تو اس کے جواب مین بادب
عرض کرتا ہون۔ کہ یہ خیال محض کم فہمی کی وجہ سے آپ کے دل مین ہے۔ اگر آپ
مولویانہ جنگ وجدل کو ترک کر کے چند روز طالب حق بنکر میرے پاس رہین
تو مین امید کرتا ہون کہ خدا تعالےٰ آپ کی تمام غلطیان نکالدیگا اور مطمئن کر دیگا
اور اگر آپ کو اس بات کی بھی برداشت نہین تو آپ جانتے ہین کہ پہر آخر علاج
فیصلہ آسمانی ہے۔ مجہے اجمالی طور پر آپکی نسبت کچہ معلوم ہوا ہے۔ اگر آپ چاہین
تو مین چند روز توجہ کر کے اور تفصیل پر بفضلہ تعالےٰ اطلاع پاکر چند اخبارون
مین شائع کر دون اس شائع کرنے کے لئے آپکی خاص تحریر سے مجکو اجازت ہونی چاہئے۔
مین اس خط کو محض آپ پر رحم کر کے لکہتا ہون اور بہ ثبت شہادت* چند کس
آپ کی خدمت مین روانہ کرتا ہون اور آخر دعا پر ختم کرتا ہون۔ ربنا افتح بیننا وبین
قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ الراقم مرزا غلام احمد بقلم خود ۳۱ دسمبر ۱۸۹۲ء

* نوٹ شہادت کو ہمنے فضول سمجہ کر اوڑا دیا ہے۔ جب اس خط کو ہمنے خود اپنے رسالہ مین چہاپ دیا تو پہر شہادت کی کیا حاجت ہے۔

اسکا جواب منجانب خاکسار

مرزا غلام احمد صاحب کادیانی خدا آپکو ہدایت کرے اور رہ راست پر لاوے سلام علی من اتبع الھدی۔ آپکا خط ۳۱ دسمبر ۹۲ء مین نے تعجب سے پڑہا۔ مین آپ کی ان گیدڑ بہبکیون سے نہین ڈرتا۔ بلکہ اس ڈرنے کو شرک سمجہتا ہون۔ اور انکی مقابلہ مین یہ آیات قرآن پیش کرتا ہون۔ اتحاجونی فی اللہ وقد ھدان ط ولا اخاف ما تشرکون بہ الا ان یشاء ربی شیئا وسع ربی کل شیء علما ط افلا تتذکرون ہ وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا ط فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون ہ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون۔

کادیانی صاحب! مین قرآن اور پہلی کتابون کو اور دین اسلام اور پہلے دینون کو۔ اور نبی آخر الزمان اور پہلے نبیون کو سچا جانتا اور مانتا ہون۔ اور اُس کا یہ لازمہ اور شرط ہے۔ کہ آپ کو جھوٹا جانون اور آپکا منکر ہون۔ کیونکہ آپ کے عقائد آپکی تعلیمات آپ کے اخلاق وعادات پہلی کتابون اور پہلے دینون۔ اور پہلے نبیون کے مخالف اور متناقض ہین۔ لہذا اُن کتابون دینون اور نبیون کو ماننا تب ہی صحیح اور سچا ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ کے عقائد اور تعلیمات کو جھوٹا اور آپکو گمراہ سمجہون۔ جسپر آیات ذیل دلائل ہین۔ ومن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ وقد امروا ان یکفروا بہ۔ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ ہ اذ قالوا لقومھم انا برآؤ منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم

وبداء بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تومنوا باللہ وحدہ۔

عقائد باطلہ مخالفہ دین اسلام وادیان سابقہ کے علاوہ جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا آپکا ایسا وصف لازم بن گیا ہے۔ کہ گویا وہ آپکی سرشت کا ایک جز ہے۔ زمانہ تالیف براہین احمدیہ کے پہلے آپکی سوانح عمری کا مین تفصیلی علم نہین رکھتا مگر زمانہ تصنیف براہین سے جو جھوٹ بولنا دھوکا دینا اپنے اختیار کیا ہے۔ خصوصاً ۱۸۸۶ء سے جب سے آپنے الہامی بیٹا تولد ہونے کی پیشین گوئی کی۔ اور اس قسم کی اور پیشگویان مشتہر کی ہین۔ علی الخصوص ۱۸۸۹ء سے جب سے آپنے مسیح موعود ہونے کا دعوی مشتہر کیا ہے۔ اُس سے آپکی کوئی تحریر کوئی تقریر کوئی خط کوئی تصنیف خالی نہین ہے۔ اس پر قیاس ہو سکتا ہے کہ پہلے زمانہ مین خصوصاً استحان مختاری مین فیل ہونے اور پھر عدالت مین سالہا سال اپنے مقدمات کرنے کیوقت آپکا یہی حال رہا ہوگا۔

اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو شخص بندون پہ جھوٹ بولنے اور اُن کو دھوکا دینے مین ایسا دلیر ہو۔ وہ خدا پہ یہ افترا کرنے سے کہ مین ملہم ہون اور مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ فلان شخص مجھے بیٹی نہ دیگا۔ تو ہلاک ہو جاویگا۔ اور فلان شخص مجھے مسیح نہ مانے گا۔ تو وہ عذاب مین مبتلا ہوگا۔ کسطرح رُک سکتا ہے۔ اور اس دعوی الہام مین کیونکر سچا سمجھا جا سکتا ہے۔

آپ اس قسم کے تین ہزار* الہامات کے صادق ہونے کے مدعی ہین۔ مین ان تین ہزار مین سے صرف تین الہامون کے صادق ٹھرنے پر آپکو ملہم مان لونگا۔ اور یہ سمجھونگا۔ کہ مینے آپ کے عقائد و تعلیمات کو مخالف حق اور آپ کو بداخلاق اور گمراہ سمجھنے مین غلطی کی۔ اُن تین ہزار مین سے جن تین الہامونکو آپ بیّن الصدق سمجھتے ہین مثلاً دیانند سرستی کی موت

* نوٹ یہ دعوی اپنے سالانہ میلہ کے جلسہ مین پر ملا کیا تھا۔ یعنے واقعی الہام ہونے۔

کے متعلق الہام یا شیخ مہر علی صاحب کی رہائی کی نسبت الہام یا دلیپ سنگھ کی ناکامی سے واپس ہونے کی نسبت الہام۔ یا آپ کی آیندہ اور فرضی خسر کے فوت ہو جانے کی نسبت الہام وامثال ذلک انکو آپ کسی ایسی مجلس مین جسمین جانبین کے اشخاص مساوی ہون اور تین منصف مختلف مذاہب کے یا آزاد مشرب ہون ثابت کردین اور آسانی سے کامیاب ہون۔

تین نہ سہی چلو۔ ایک ہی اپنے خیالی الہام اخیر کا جسکو آپنے اپنے جلسہ میلہ سالانہ مین اپنے معتقدون اور دام افتادگان مین جو اکثر عوام بے علم تھے اور بعض خودغرض نیچری اور بعض تماشائے جنکو تحقیق اصل حال سے کوئی غرض نہ تھی۔ بڑی شدومد سے بیان کیا تہا واقعی الہام ہونا ثابت کردین۔ اب مرد میدان ہین تو میدان مین نکلین ورنہ ان لن ترانیون سے شرم کرین۔

آپنے دریاے رحمت کے جوش و جنبش مین آنے کا جو آپنے ذکر کیا ہے اسمین آپنے اپنی سنت قدیم کذب و دہوکا دہی سے کام لیا ہے۔ آپ کو رحمت سے کیا نسبت۔ رحمت اور ہمدردی کا تو آپ مین مادہ ہی نہین۔ آپ کے افعال وحرکات وکلمات صاف شہادت دے رہے ہین۔ کہ آپ پرلے سرے کے بے رحم خودغرض جانی اور نفسانی آدمی ہین۔ آپکی زبان اور حجاج بن یوسف کی تلوار دونو توأم ہین۔ آپنے آپنے مسلمان مخالفین اور معترضین کو اس حالت اور اس وقت مین جبکہ آپ انکو مخدومی اخوی کے خطاب سے یاد کرتے اور انکی نیک نیتی کے معترف تھے۔ بے حیا۔ بے ایمان۔ درندہ منہ سے جہاگ نکالنے والا۔ کتا۔ کلب یموت علی کلب۔ سفلہ۔ کمینہ۔ وحشی وغیرہ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ کیا رحمت اور انسانی نوع کی ہمدردی یہی معنے رکھتی ہے؟۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah